احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

27 ذوالحجہ 1415ھ
27 ہجرت 1374 ھش
27 مئی 1995ء

قدرت ثانیہ نمبر
ہفتہ
جلد نمبر 45 - 80
شمارہ نمبر 116

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئمہ جماعت احمدیہ کے بابرکت ارشادات

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الاول

ہربدی خدا کی صفات سے غافل ہونے کی وجہ سے آتی ہے صفات الٰہی پر ایمان لانے کی کوشش کرو۔ انسان اگر خدا کے علم و خبیر اور احکم الحاکمین ہونے پر ہی ایمان لاوے اور یقین جانے کہ میں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ بھی غائب نہیں ہو سکتا تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو غفلت کو چھوڑ دو۔ کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑ ہے۔ ورنہ اگر غفلت اور خدا کی صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر مقتدر اور احکم الحاکمین علیم و خبیر اور اخذ شدید والامان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ حالانکہ اپنے معمولی دوستوں آشناؤں۔ حاکموں اور شرفا کے سامنے جن کا نہ علم وسیع اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی ہے اور صفات الٰہیہ سے غفلت اور لاعلمی ہے۔

(از خطبہ ۲۰-مارچ ۱۹۰۸ء)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک خدا کے نام کو پھیلاؤ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رکو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنی پڑے تو کرو اور صرف ایک مقصد لیکر کھڑے ہو جاؤ۔

تم خوب یاد رکھو کہ دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اللہ کے لئے رسوائی قبول کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ ہمیں کام کرنے والے انسان چاہئیں۔ اگر کسی کام کرنے والے میں کوئی نقص ہے تو بجائے اس کے کہ اسے توڑنے کی کوشش کی جائے خود اس کی مدد کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

تم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو تا رحمان خدا تم سے پیار کرے اگر تم نے یہ سمجھا کہ ہم کچھ بن گئے۔ ہماری طاقت بڑھ گئی ملک میں ہمارا بھی اثر و رسوخ پیدا ہو گیا تو تم مارے گئے۔ تم نے اسی دن اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر لئے لیکن اگر ہم بحیثیت جماعت اللہ کے دامن کو عسر اور یسر ہر دو حالتوں میں پکڑے رکھیں نہ ایک وقت میں بزدلی، کمزوری اور سستی دکھائیں۔ نہ دوسرے وقت تکبر اور انانیت کا مظاہرہ کریں بلکہ ہر دو حالتوں میں کامل اطمینان اور کامل تقویٰ اور کامل توکل اور کامل تذلل اور کامل انکسار کا مظاہرہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہم سے جو بھی کام لینا چاہتا ہے وہ اپنے وقت پر لے گا یہ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں جو ایک نہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

اگرچہ دلوں کے جیتنے کے لئے اخلاق حسنہ ضروری ہیں مگر صرف انہی پر انحصار نہیں کرنا۔ خدا کی رحمت پر انحصار کرنا ہے۔ اور اس کے لئے آپ کو لازماً دعا گو ہونا پڑے گا۔ اس کے لئے لازماً خدا سے تعلق باندھنے ہوں گے۔ اور دنیا کو نظر آئے یا نہ آئے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ خدا کے بندے بن چکے ہیں آپ خدا کے نمائندہ بن چکے ہیں۔

داعیان الی اللہ کو چاہئے کہ وہ بھی اپنے لئے مددگار مانگیں اپنے بھائیوں کو اپنے شریک بنائیں۔ ان روحانی نعمتوں میں ان کو اپنا ساتھی بنائیں جو وہ خدا تعالیٰ سے پاتے ہیں۔ اس میں کنجوسی نہ کریں۔ لیکن دعا یہ کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خود کفیل بنا دے اور وہ اس لائق ٹھہریں کہ ان کی باتیں ہر مخاطب غور اور تدبر سے سنے۔ ذکر الٰہی کا اس کے دل پر اثر پڑے۔ خدا کا خوف کرے اور بات کو سمجھنے لگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27- ہجرت ۱۳۷۴ ھش 27 - مئی ۱۹۹۵ء

اصلاحِ نفس ضروری ہے

انسانی اعمال سرزد تو اس کے اعضاء سے ہوتے ہیں لیکن ان اعمال کا محرک اس کا دل ہوتا ہے۔ مثلاً ہم ہاتھوں سے چیزیں پکڑتے ہیں۔ پاؤں سے ہم چلتے ہیں۔ آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور کانوں سے سنتے ہیں لیکن ہم کیا چیزیں پکڑیں اور کیا چھوڑیں۔ ہم کہاں جائیں اور کہاں نہ جائیں ہم کیا دیکھیں اور کیا نہ دیکھیں اور کیا سنیں اور کیا نہ سنیں۔ یہ فیصلہ ہمارا دل کرتا ہے۔ بے شک ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض باتیں غیر ارادی طور پر ہوں۔ مثلاً آنکھوں کا دیکھنا۔ اور کانوں کا سننا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہمارے دل کو ہماری آنکھوں پر بھی کنٹرول ہے اور ہمارے کانوں پر بھی۔ ہم چاہیں تو اچھی چیزیں دیکھیں اور چاہیں تو بری چیزیں دیکھیں۔ ہم چاہیں تو اچھی باتیں سنیں۔ اور چاہیں تو بری باتیں سنیں۔ یہی معاملہ ہاتھوں اور پاؤں کا بھی ہے۔ اچھے کام کریں یا برے کام کریں یہ ہمارے دل کا فیصلہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات دل فوری طور پر فیصلہ کرتا ہے کہ ہمیں یہ کرنا ہے اور یہ نہیں کرنا۔ بعض اوقات ایک لمبے عرصے سے کوئی بات دل میں آرہی ہوتی ہے۔ پختہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور پھر ہم سے کوئی عمل سرزد ہو جاتا ہے ایسے مواقع پر اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ یہ بات ہو کیسے گئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بات بہت پہلے سے سوچی جا رہی تھی۔ اور یہ بیج آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ اب جو بات سامنے آئی ہے وہ اچانک سرزد نہیں ہو گئی۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک لمبے عرصے کی سوچ کام کرتی رہی ہے۔ ان سب باتوں کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا دل اچھا ہو تو کام اچھے ہوں گے اور دل میں برائی آجائے تو کام اچھے نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اصلاح نفس پر زور دیا ہے۔ آپ اکثر فرماتے تھے کہ اصلاح نفس یہاں تک ہو جانی چاہئے کہ نہ صرف انسان خود محسوس کرے بلکہ دوسرے لوگ بھی محسوس کریں کہ یہ انسان اب وہ انسان تو نہیں جو پہلے تھا۔ اور یہ کہ اس جدوجہد کے لئے دعا نہایت ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں کو ہی خدا سمجھتا ہے۔ اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو تدبیروں کا غلام نہیں۔"

ہمیں اصلاح نفس کے سلسلے میں نہ صرف جدوجہد کی ضرورت ہے اور جدوجہد کے لئے تجاویز اور تدابیر کا عمل میں لانا ضروری ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی مدد حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے۔ ہمارے احمدی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اصلاح نفس کریں۔ اور اصلاح نفس کے لئے جدوجہد اور دعا کی ضرورت ہے۔

میں ہوں اک تاریخ کا حصہ، میں ہوں اس کا باب
میں نے آنکھیں کھول کے رکھیں میں نے دیکھے خواب
مجھ سے پوچھو کیا بیتی ہے کس پر اور کیوں بیتی
یہ باتیں بتلانے والے لوگ ہیں اب کمیاب

ابوالاقبال

○

مرے دل میں محبّت کا اگر جذبہ مچلتا ہے
تو یہ جانو کسی کے حُسن کا شُعلہ سا جلتا ہے

زباں بندی سے دنیا تک پہنچ جاتی ہیں آوازیں
کہ لب سلنے سے آہوں کا نیا پہلو نکلتا ہے

وہ انجانے میں رکھتے ہیں روا مجھ سے سلوک ایسا
زمانہ جیسے بن بتلائے کوئی چال چلتا ہے

مرے جس پھُول کو بھی وہ مسل دیتے ہیں ہاتھوں سے
خدا کی شان ہے وہ پھُولتا ہے اور پھَلتا ہے

پسِ دیوارِ زنداں بھی مجھے ہنستے ہوئے پایا
مرا دار و رَسن کے نام سے بھی دل بہلتا ہے

زمانے کو بدلنے کی مجھے نوبت نہیں آتی
زمانہ دیکھ کر حالات میرے، خود بدلتا ہے

ہر اِک منزل ٹلی ہے مجھ کو اپنے وقت سے پہلے
کہ ہر رستہ مرے ہمراہ میرے ساتھ چلتا ہے

ہوا کے رُخ پہ چل کر مَیں ہواؤں سے نہیں لڑتا
مرا دل ایک سانچہ ہے، کبھی سانچوں میں ڈھلتا ہے

یہ طوفاں کی بلا خیزی بھی میرے کام آئے گی
میں خوش ہوں اور مرا دشمن کفِ افسوس مَلتا ہے

نسیم اچھی نہیں لگتی مجھے مشقِ سخن لیکن
خدا جانے مرا ہر قول کیوں شعروں میں ڈھلتا ہے

نسیم سیفی

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
۵ روپیہ		

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے۔ اور وہ قادر مطلق جس نے انسانی فطرت کو بنایا ہے۔ اس نے اس غرض سے گناہ کا مادہ اس میں نہیں رکھا کہ تا ہمیشہ کے عذاب میں اس کو ڈالے بلکہ اس لئے رکھا ہے کہ جو گناہ بخشنے کا خُلق اس میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقعہ نکالا جاوے۔ گناہ بے شک ایک زہر ہے مگر توبہ اور استغفار کی آگ اس کو تریاق بنا دیتی ہے۔ پس یہی گناہ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے اور اس جڑ کو انسان کے اندر سے کھو دیتا ہے کہ وہ کچھ چیز ہے۔ اور عجب اور تکبر اور خود نمائی کی عادتوں کا استیصال کرتا ہے۔

اے دوستو یاد رکھو۔ کہ صرف اپنے اعمال سے کوئی نجات نہیں پا سکتا محض فضل سے نجات ملتی ہے اور وہ خدا جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ نہایت رحیم و کریم خدا ہے۔ وہ قادر مطلق اور سرب شکتی مان ہے۔ جس میں کسی طرح کی کمزوری اور نقص نہیں۔ وہ مبداء ہے تمام ظہورات کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا۔ اور خالق ہے تمام مخلوقات کا۔ اور مالک ہے تمام جود و فضل کا۔ اور جامع ہے تمام اخلاق حمیدہ اور اوصاف کاملہ کا۔ اور منبع ہے تمام نوروں کا۔ اور جان ہے تمام جانوں کی۔ اور قیوم ہے ہر ایک چیز کا۔ سب چیزوں سے نزدیک ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ عین اشیا ہے۔ اور سب سے بلند تر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس میں اور ہم میں کوئی اور چیز بھی حائل ہے۔ اس کی ذات دقیق در دقیق اور نہاں در نہاں ہے۔ مگر پھر بھی سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے۔ سچی لذت اور سچی راحت اسی میں ہے اور یہی نجات کی حقیقی فلاسفی ہے۔

منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں۔ ایک برتر ہستی کی تلاش ہے جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے اور اس تلاش کا اثر اسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے جبکہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پہلے روحانی خاصیت اپنی جو دکھاتا ہے وہ یہی ہے کہ ماں کی طرف جھکا جاتا ہے۔ اور طبعاً ماں کی محبت رکھتا ہے اور پھر جیسے جیسے حواس اس کے کھلتے جاتے ہیں اور شگوفہ فطرت اس کا کھلتا جاتا ہے۔ یہ کشش محبت جو اس کے اندر چھپی ہوئی تھی اپنا رنگ و روپ نمایاں طور پر دکھاتی چلی جاتی ہے۔ پھر تو یہ ہوتا ہے کہ بچہ اپنی ماں کی گود کے کسی جگہ آرام نہیں پاتا۔ اور پورا آرام اس کا اسی کے کنار عاطفت میں ہوتا ہے۔ اور اگر ماں سے علیحدہ کر دیا جائے اور دور ڈال دیا جائے تو تمام عیش اس کا تلخ ہو جاتا ہے اور اگرچہ اس کے آگے نعمتوں کا ایک ڈھیر ڈال دیا جائے تب بھی وہ اپنی سچی خوشحالی ماں کی گود میں ہی دیکھتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح آرام نہیں پاتا۔ سو وہ کشش محبت جو اس کو اپنی ماں کی طرف پیدا ہوتی ہے وہ کیا چیز ہے؟

در حقیقت یہ وہی کشش ہے جو معبود حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلق محبت پیدا کرتا ہے در حقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے۔ اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے در حقیقت اسی محبت کا وہ ایک عکس ہے۔ گویا دوسری چیزوں کو اٹھا اٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے۔ جس کا اب نام بھول گیا ہے۔ سو انسان کا مال یا اولاد یا بیوی سے محبت کرنا یا کسی خوش آواز کے گیت کی طرف اس کی روح کا کھنچے جانا در حقیقت اس گم شدہ محبوب کی تلاش ہے۔ اور چونکہ انسان اس دقیق در دقیق ہستی کو جو آگ کی طرح ہر ایک میں مخفی اور سب پر پوشیدہ ہے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا۔ اور نہ اپنی ناتمام عقل سے اس کو پا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی معرفت کے بارے میں انسان کو بڑی بڑی غلطیاں لگی ہیں اور سہو کاریوں سے اس کا حق دوسرے کو دیا گیا ہے۔ خدا نے (کلام الٰہی) میں یہ خوب مثال دی ہے کہ دنیا ایک ایسے شیش محل کی طرح ہے جس کی زمین کا فرش نہایت مصفّٰی شیشوں سے کیا گیا ہے اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا۔ جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے وہ اپنی غلطی سے شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہئے۔ حالانکہ وہ در حقیقت شیشے ہیں مگر صاف اور شفاف۔ سو یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں جیسے آفتاب اور مہتاب وغیرہ یہ وہی صاف شیشے ہیں جن کی غلطی سے پرستش کی گئی اور ان کے نیچے ایک اعلیٰ طاقت کام کر رہی ہے جو ان شیشوں کے پردہ میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے اور مخلوق پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ انہی شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر رہے ہیں جو ان کے نیچے کی طاقت دکھلا رہی ہے۔

نجات کے بارہ میں قرآن شریف نے (-) یہ تعلیم دی ہے کہ نجات ایک ایسا امر ہے جو اسی دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا (-) یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہو گا۔ یعنی خدا کے دیکھنے کے حواس اور نجات ابدی کا سامان اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے۔ اور بار بار اس نے ظاہر فرمایا ہے کہ جس ذریعہ سے انسان نجات پا سکتا ہے وہ ذریعہ بھی جیسا کہ خدا قدیم ہے قدیم سے چلا آتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک مدت کے بعد اس کو یاد آیا کہ اگر اور کسی طرح بنی آدم نجات نہیں پا سکتے تو میں خود ہی ہلاک ہو کر ان کو نجات دوں۔ انسان کو حقیقی طور پر اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جائیں اور اس کی رضاء خدا کی رضاء ہو جائے۔ اور خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے۔ اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جائیں اور وہ دل میں محسوس کرے کہ اب تمام لذات اس کی خدا میں ہیں اور خدا سے ایک لحہ علیحدہ ہونا اس کے لئے موت ہے۔ اور ایک نشہ اور سکر محبت الٰہی کا ایسے طور سے اس میں پیدا ہو جائے کہ جس قدر چیزیں اس کے ماسوا ہیں سب اس کی نظر میں معدوم نظر آئیں۔ اور اگر تمام دنیا تلوار پکڑ کر اس پر حملہ کرے اور اس کو ڈرا کر حق سے علیحدہ کرنا چاہے تو وہ ایک مستحکم پہاڑ کی طرح اسی استقامت پر قائم رہے اور کامل محبت کی ایک آگ اس میں بھڑک اٹھے۔ اور گناہ سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اور جس طور سے اور لوگ اپنے بچوں اور اپنی بیویوں سے اور اپنے عزیز دوستوں سے محبت رکھتے ہیں اور وہ محبت ان کے دلوں میں دھنس جاتی ہے ان کے مرنے کے ساتھ ایسے بے قرار ہو جاتے ہیں کہ گویا آپ ہی مر جاتے ہیں یہی محبت بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے خدا سے پیدا ہو جائے۔ یہاں تک کہ اس محبت کے غلبہ میں دیوانہ کی طرح ہو جائے اور کامل محبت کی سخت تحریک سے ہر ایک دکھ اور ہر ایک زخم اپنے لئے گوارا کرے۔ تا کہ کسی طرح خدا تعالیٰ راضی ہو جائے۔

جب انسان پر اس درجہ تک محبت الٰہی غلبہ کرتی ہے تب تمام نفسانی آلائشیں اس آتش محبت سے خس و خاشاک کی طرح جل جاتی ہیں اور انسان کی فطرت میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کو وہ دل عطا ہوتا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ اور وہ آنکھیں عطا ہوتی ہیں جو پہلے نہیں تھیں۔ اور اس قدر یقین اس پر غالب آ جاتا ہے کہ اسی دنیا میں وہ خدا کو دیکھنے لگتا ہے اور وہ جلن اور وہ سوزش جو دنیاداروں کی فطرت کو دنیا کے لئے جہنم کی طرح لگی ہوئی ہوتی ہے وہ سب دور ہو کر ایک آرام اور راحت اور لذت کی زندگی اس کو مل جاتی ہے۔ اس کیفیت کا نام جو اس کو ملتی ہے نجات رکھا جاتا ہے کیوں کہ اس کی روح خدا کے آستانہ پر نہایت محبت اور عاشقانہ تپش کے ساتھ گر کر لازوال آرام پا لیتی ہے۔ اور اس کی محبت کے ساتھ خدا کی محبت تعلق پکڑ کر اس کو اس مقام محویت پر پہنچا دیتی ہے جو بیان کرنے سے بلند و برتر ہے۔

دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ بعض دکھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں تسلی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راستبازوں کو بھی ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلاء آتے ہیں ان دکھوں کا انجام راحت ہوتا ہے اور درمیان میں بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ خدا کی طرف سے صبر اور سکینت ان کو دی جاتی ہے مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اور اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے کیونکہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس زندگی میں شیطان اس کی تاک میں لگا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو خدا سے دور پھینک دے اور نفس اس کو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہنا ہے لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ اگر انسان اس دھوکے میں آکر خدا تعالیٰ سے دور جا پڑے اور نیکیوں سے دستکش ہو جاوے۔ موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دار العمل ہے۔ مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بدعملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۷)

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم عبادات میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے (عبادات) میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۸)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا شیریں کلام

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سرِ اطاعت جھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مار لے گا تو اس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی انہیں آج آرہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رلائیں گے ہم

ہُوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تو نے بھی ہم سے بے رخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدتوں سے
جو آج تو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا منہ دکھائیں گے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے انہیں خبر کیا ہے کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رہروِ طریقت ثمار الفت ہی کھائیں گے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارو کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قصہ سنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر بھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کی برکات کے بارے میں

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الاول

حضرت امام جماعت الاول کے جوش "دعوت الی اللہ" کے بارہ میں حضرت شیخ یعقوب علی تراب لکھتے ہیں:۔

"چوٹ اور اس کی تکلیف' کم خوابی اور اس کا کرب ضعف اور ناتوانی ایک طرف۔ مگر اس حالت میں "دعوت الی اللہ" کا جوش ایسا ہے۔ کہ برادرم مفتی محمد صادق صاحب واپس آئے تو بڑے شوق کے ساتھ ان کے حالات سفر کو غیر معمولی طور پر سنا۔ اور (دعوت الی اللہ) کا جو کام ان حصوں میں ہوا۔ اس کی تفصیل معلوم کر کے بہت خوش ہوئے۔ پھر خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب) جب پہلی مرتبہ عیادت کے لئے آئے توانہوں نے ذکر کیا کہ علی گڑھ میں جو لیکچروں کا انتظام ہوا ہے۔ اس میں پہلا لیکچر میرا ہے صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کا تار آیا تھا۔ مگر (حضرت صاحب) کی ناسازی طبع کے باعث میں نے انہیں اطلاع دی کہ میں نہیں آ سکتا اس پر انہوں نے بذریعہ تار (حضرت صاحب) کی عیادت کی ہے۔ اور مجھے بلا کر کہا کہ جب تک حضرت صاحب کی طبیعت درست نہ ہو۔ نہ آؤ۔ فرمایا:۔

"نہیں میری علالت اس (دعوت الی اللہ) کے کام میں روک نہ ہو۔ وہاں ضرور جانا چاہئے انہیں لکھ دو کہ میں اپنے وجود کو کسی طرح پر بھی (دین حق) کے کام میں روک نہیں بنانا چاہتا ہوں۔ میری آرزو تو یہ ہے کہ میں (دین حق) کی خدمت میں زندگی پوری کر دوں۔ تم ضرور جاؤ"۔

(الحکم ۷ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۵)

"الحکم ۷۔ جنوری ۱۹۰۹ء کے صفحہ اول پر ایڈیٹر صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے سفر پر روانہ ہوتے وقت جماعت کے لئے پیغام پوچھا........ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے فرمایا:۔

باہمت واعظ مطلوب ہیں جو اخلاص و صواب سے وعظ کریں۔ عاقبت اندیش' صرف اللہ پر بھروسہ کرنے والے' دعاؤں کے قائل اور علم پر نہ گھمنڈ کرنے والے علماء مطلوب ہیں جن کو فکر لگی ہو کہ کیا کیا جاوے کہ اللہ راضی ہو"۔

(الحکم ۷۔ اگست ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۔ ۲)

ایک خطبہ میں فرمایا:

"اب کوئی تیر و تلوار کی لڑائی تو ہے نہیں اور ان جنگوں کے واسطے بھی جرات و بہادری اور دلیری کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی انہی صفات کے ماتحت ہوتی ہے۔ وہاں بھی علم کی ضرورت ہے جو کہ ایک طاقت ہے۔

غرض ہم نے تو بارہا اس نقص کے رفع کرنے کے واسطے کوششیں کی ہیں۔ بلکہ انجمن شحیذ الاذہان میں اس قسم کے طلباء کے واسطے انعامات بھی مقرر کئے ہیں تاکہ ہمارے نوجوانوں کو بولنے کی عادت ہو اور ان میں ایک ایسا ملکہ پیدا ہو جاوے جس سے وہ آزادی اور صفائی سے اپنا عندیہ اور خیالات کا اظہار دوسروں پر کر سکیں اور ان کو (دعوت الی اللہ) کے لئے موثر پیرایوں سے طاقت بیانیہ حاصل ہو جاوے اور خاص مضمون پر لیکچر دینے اور اسی کی حدود کے اندر تقریر کرنے کی طاقت ہو جاوے۔ مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔

یاد رکھو کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس وقت تیرو تفنگ اور بندوق اور قواعد جنگ و فنون حرب سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں اس زمانہ کے مناسب حال ہتھیار یہی ہے کہ کامل اور صحیح علم کی زبردست طاقت اور تقریر اور قوت بیان اور عجیب در عجیب پیرایوں سے اپنے خیالات کو مدلل اور مبرہن کر کے (-) حجت پوری کرنے کے زبردست اور تیز ہتھیاروں کی ضرورت ہے (-)

انسان کو بھی محنت کرنی چاہئے تاکہ اس کی ضرورتیں اس کے واسطے بھی مہیا کی جاویں۔

وہ کاہل اور سست انسان جو کہ توکل کے جھوٹے معنے گھڑ کر توکل کی آڑ میں ایسا کرتے ہیں سوچیں اور غور کریں۔

پس ایسے انسان جبکہ ان کی ضرورتیں ان کو مجبور کرتی ہیں۔ مکان' لباس خوراک اور بیوی بچوں کی ضروریات ان کو مجبور کرتی ہیں تو وہ اس فکر میں لگ جاتے ہیں کہ کوئی الوبل جاوے اور ان کا کام ہو جاوے۔ کسی کی کمائی ان کو مفت میں مل جاوے۔ غرض اس طرح سے ناجائز طریق سے کوشش کر کے قرض لیتے اور پھر جب ادا ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو کتی کے کان کاٹ کر بلی کے اور بلی کے کاٹ کر کتی کے لگاتے پھرتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیتے۔ اور ایک سے لے کر دوسرے کو اور دوسرے سے لے کر تیسرے کو دیتے ہیں۔ ایسی ایسی چالاکیاں ان کو کرنی پڑتی ہیں۔

غرض یہ بہت خطرناک حالت ہے۔ پس تم کوشش کرو۔ (دعوت الی اللہ کرو اور ضرور کرو) ہم و حزن سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوشش سے کچھ ہوتا ہے۔ کوشش کرو اور خدا سے دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور فضل کرے آمین۔

اللہ تعالیٰ کو جتنا جتنا تم یاد کرو گے وہ بھی تمہیں یاد کرے گا۔ اور تمہاری عزت اور بزرگی بڑھائے گا۔ اگر تم (دعوت الی اللہ) میں دل و جان سے کوشش کرو گے۔ خدا کی باتیں لوگوں کو پہنچاؤ گے۔ تو یہ قاعدہ کی بات ہے کہ حق گو اور حق کے پہنچانے والوں کے لوگ دشمن ہو جایا کرتے ہیں۔ قسما قسم کی تہمتیں اور الزام لگائے جاتے ہیں۔ اصل میں یہ سب اس واسطے ہوتا ہے کہ شیطان کو فکر پڑ جاتی ہے کہ اس طرح میرا کام بگڑ جائے گا۔ لہٰذا وہ سر توڑ کوشش کرتا ہے۔ اور حق گو کے مقابلے کے واسطے اپنے پورے ہتھیاروں سے آموجود ہوتا ہے (-) آخر کار سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ اور شیطان ہلاک اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ پس تم بھی کوشش کرو کہ (دعوت الی اللہ) کرنے والے بنو۔ اور پھر ان مشکلات پر صبر کرنے والے ہوؤ جو حق کے پہنچانے میں لازمی ہوتے ہیں مالی مشکلات کے وقت انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔ حلال و حرام کی تمیز اٹھ جاتی ہے اور انسان پرواہ نہیں کرتا کہ آیا کہ میں جائز ذریعہ سے پیٹ بھر رہا ہوں کہ ناجائز طریق سے۔ غرض فقر و فاقہ ایک ایسی مصیبت ہوتی ہے کہ انسان کو حلال و حرام میں فرق بھی نہیں کرنے دیتی۔ حدیث میں آیا ہے کہ حرام کھانے والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان پر اگر ایک بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو جاوے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے ذریعہ سے اس کے ادا کرنے کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ اور اس طرح سے انسان قرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔

پس اگر انسان سے خطا پر خطا اور چوک پر چوک ہی ہوتی گئی ہے اور یہ ابتدائی مشکلات سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکا۔ اور ہم و حزن کے نتائج کا خمیازہ اٹھا کر عجز و کسل میں اور عجز و کسل کے نتائج بد بھگتنے کے لئے بخل اور جبن اور آخر کار قرض کی مصیبت میں مبتلا ہو ہی گیا ہے تو بھی اس کے واسطے ایک ذریعہ بچاؤ کا اور ہے اور وہ دعا ہے۔ اگر انسان کو دعا اپنے تمام لوازم اور شرایط کے ساتھ نصیب ہو جاوے تو انسان کی خوش قسمتی ہے اور مصائب سے نجات پا جانے کی ایک یقینی راہ ہے"۔

(خطبہ فرمودہ ۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

دیکھو میں پھر کہتا ہوں اور درد دل سے نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ صمد ہے اسی کو اپنا محتاج الیہ بنائے رکھو۔ کھانے' پینے' پہننے' عزت۔ اکرام' صحت' عمر' علم۔ بیوی بچے اور ان کی تمام ضروریات کے واسطے اسی کی طرف جھکو۔ میں اللہ کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب انسان خدا کو اپنا محتاج الیہ یقین کر لیتا ہے اور اس کا کامل ایمان ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی انسان کو کسی انسان کا محتاج نہیں کرتا۔ میں اپنا ہر روزہ تجربہ بیان کرتا ہوں کہ اللہ صمد ہے۔ اسی پر ناز کرو۔ خدا کو چھوڑ کر اگر مخلوق پر بھروسہ کرو گے تو بجز ہلاکت کچھ حاصل نہ ہو گا۔ میں نصیحت کے طور پر تم کو یہ باتیں درد دل سے اور سچی تڑپ سے کہتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور ہر ایک ذرہ اس کے اختیار اور تصرف میں ہے۔

(-) کوئی رسول ہو خواہ نبی ولی ہو یا کوئی غوث و قطب کوئی بھی اس کے لگے کا نہیں کوئی بھی اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ سب اسی کے محتاج ہیں اور اسی کے نور سے روشنی حاصل کرنے والے ہیں اور اسی سے فیض پا کر دیگر کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ وہ ان سب کے کمال اور فضل اور حسن و احسان کے انوار کا منبع اصلی ہے۔ پس جب ایسا خدا موجود ہے۔ تو پھر ایک (صاحب ایمان) انسان کو کیا غم ہے؟ اور کون سی خوشی اس کی باقی رہ گئی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ) فرمایا کرتے ہیں کہ کسی کو اپنے مال پر خوشی ہوتی ہے کہ کسی کو یار دوستوں پر مگر مجھے یہ خوشی کافی ہے کہ کہ میرا خدا قادر خدا ہے۔ مگر یہ باتیں ایمان۔ یقین۔ فکر اور تدبر کو چاہتی ہیں۔ اور اس بات کو چاہتی ہیں کہ انسان ہمیشہ رہنے کے واسطے نہیں بنایا گیا۔ کسی کو کیا علم ہے کہ میں کل رہوں گا یا نہیں۔ اس واسطے میں جب کبھی وعظ کرنے کھڑا ہوتا ہوں تو ہمیشہ آخری وعظ سمجھ کر کرتا ہوں۔ خدا جانے پھر کہنے کا موقع ملے گا یا نہیں۔ (اللہ تعالیٰ توفیق دے عمل کی آمین)

(خطبہ فرمودہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

پولارائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹوگرافی۔ فوٹوسٹیٹ۔
یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ / پرنٹنگ
کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو بام
4۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائیٹر عطاء المنان

مرض اٹھرا کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔ اٹھراء کی گولیاں' زدجام عشق' ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹھہ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب مفید اٹھرا	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
۲۵/-، ۷۵/-	۱۵۰/-	۱۵/-، ۲۵/-	۶/-	۱۰/-	فون 04524-211434

رنگ گورا کیجئے

کیل، داغ، دھبے، کھجلی، دور
کورس ۱۵۵/- بمعہ خرچ
ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی FS 155/15 ملیر 37- کراچی

احمد انٹرنیشنل

فون: 211440 211550

احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ

احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں

3/13 ناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

انور گولڈ سمتھ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب مرحوم

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں ٥ اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں
٥ عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں

یاد رکھیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس

گولبازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین فون: دوکان: ۲۱۱۵۸۴ گھر: ۴۰۸

عمدہ اور معیاری باسمتی کا واحد مرکز

رؤف کمشن شاپ

تحصیل روڈ سبزی منڈی گوجرخان
فون: دکان: 0571-3201 گھر: 0571-2048

ڈیلرز: لومینر۔ سام سنگ۔ سونی ٹی وی
فرج کینڈی ڈیپ فریزر۔ ہائی سپر واشنگ مشین
ایڈمرل کوکنگ رینج۔ گیزر۔ ٹی وی ٹرالی
اسکے علاوہ تمام الیکٹرانکس کی مصنوعات معیاری اور سستی خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

انعام الیکٹرونکس

بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان
فون بزنس: 0571-2924 گھر: 0571-2868

ذائقہ بناسپتی

خالص جیسے ماں کا پیار

معیاری اور عمدہ اشیائے صرف کیلئے تشریف لائیں

عبدالرؤف کمشن ایجنٹ

غلہ منڈی گوجرخان
فون: 0571 - 2048

WIDEZONE
INTERNATIONAL COMPANY.

Pakistan Address:-
580 - A, G.M: Abad,
Faisalabad.
Tel: (92-41) 640231-640232.
Fax: (92-41) 610178 Res: 693590.

USA Address:-
6340 North leavit Street,
Chicago, IL 60659 U.S.A.
Tel: (312) 274-4849.
Fax: (312) 274-0156.

We handle turn key projects of the following order to any capacity asked by the customer:-

TURN KEY We design, manufacture, erect and commission the following projects on turn key:-

1. Edible Oil Plants.
2. Vegetable Ghee Plants. (Hydrogenated Oil).
3. Margarin Plants. (Table and Bakery Margarine).
4. Solvent Extraction Plants.
5. Soap Plant (Laundry).
6. Ice Making Plant.
7. Airconditioning Units.
8. Fabrication of Oil Storage Tanks and other machinery.

SUPPLY DIVISION We supply textiles and its made ups of the following orders:-

1. Plain woven cloth of any texture both 100% cotton & blended with man-made fibre, polyester, viscose, nylon etc.
2. Dyed and printed cloth.
3. Hosiery cloth.
4. Textile made-ups.
5. Bed Sheets and bed-covers.
6. Ladies and Children wears.
7. Sheil shorts.
8. Shell jogging suits.
9. Bermuda shorts 100% cotton.
10. Working Gloves.
11. Surgical Bandages and Gauze.

GENERAL MERCHANDISE

1. Kitchen utensils.
2. Hunting knives.
3. Handicrafts.
4. Mosaic tiles.
5. Marble tiles.
6. Sanitary wares.
7. Bath room fittings.
8. Sports wears.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کی برکات کے بارے میں

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لنڈن کے مربی حضرت مولانا جلال الدین شمس کو نصائح

"دین کی دعوت" بھی گو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ لیکن "دعوت" کے ساتھ ایک نقص بھی لگا ہوا ہے اور وہ یہ کہ ہو سکتا ہے۔ ایک "داعی" لفاظی یا محض باتوں ہی باتوں میں الجھ کر رہ جائے اور حقیقت سے کوسوں دور ہو جائے۔

چونکہ اس کا واسطہ ہمیشہ ایسے لوگوں سے پڑتا ہے جن کے سامنے اس کا دل کھلا نہیں ہوتا بلکہ صرف زبان چلتی ہے اور وہ نہیں جانتے کہ اس کے دل میں نور ہے یا تاریکی۔ بلکہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ زبان کیسی ہے اور چونکہ وہ اس کے تعریف اور ثناء اس نور کی وجہ سے نہیں کرتے جو اس کے دل میں ہوتا ہے بلکہ محض زبان کی وجہ سے کرتے ہیں۔ جس سے انہیں کئی قسم کا حظ حاصل ہوتا ہے اس لئے آہستہ آہستہ اگر اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے کامل نہیں ہوتا اور اس کے دل کا نور ابھی مکمل نہیں ہوتا وہ اس ثناء اور تعریف سے متاثر ہو کر اور زبان کی شیرینی سے مسحور ہو کر اس وسوسہ میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ یہی وہ چیز ہے جس کی مجھے ضرورت تھی۔ تب اسی گھڑی سے اس کے دل کا نور سمٹنے لگتا ہے۔ اور سمٹتے سمٹتے اس کے قلب کے ایک گوشہ میں چھپ جاتا ہے۔ اور دل کے اس میدان میں جہاں روحانیت کی جگہ ہونی چاہئے تھی۔ جہاں آسمانی نور اور برکات کی جگہ ہونی چاہئے تھی۔ کبر اور عجب اپنا ڈیرہ جما لیتا ہے۔

پس میں اس وقت یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت اور دوسری جماعتوں میں جو فرق ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم لوگوں کے الفاظ کی طرف توجہ نہ رکھیں۔ بلکہ ہماری توجہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ یاد رکھو! حقیقی تعریف اور توصیف وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کیونکہ دل کا نور ہی ہے جو انسانی قدر بڑھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تعریف ہی ہے جو انسان کو اشرف مقام پر پہنچاتی ہے۔ پس جہاں دعوت میں انسان کو نیکیوں کے حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ کبر اور عجب اور نفس کی بڑائی کا خیال بھی لگا رہتا ہے۔ اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان تلوار کی دھار پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہی وقت اس کے لئے پل صراط پر چلنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے اور چاہے تو اس کی لعنت کا مستحق بن جائے۔

پس یاد رکھو! کہ وہ چیز جو تمہاری زبانوں پر جاری ہوتی ہے اس سے تمہارا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ وہ چیز جو تمہارے دل میں ہے اس سے تمہارا امتحان ہوگا۔ پھر تمہاری اس سے قدر نہیں بڑھے گی۔ جو تمہارے متعلق لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھے گی۔ جو تمہارے متعلق خدا کہے۔ پس اگر دعوت کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اپنے قلوب کی اصلاح کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز کے ساتھ جھکو اور اس کا فضل چاہو۔ اسی کی تعریف اور توصیف پر بھروسہ کرو۔ اور اپنی زبان کے پھل پر خوش نہ ہو۔ اور ڈرو کہ بہت دفعہ اس کا پھل سخت زہریلا ہوتا ہے اور بجائے تریاق بننے کے انسان کے لئے زہر بن جاتا ہے۔ اور اپنا کمایا ہوا مہلک ہوتا ہے۔ پس اس عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھاتے ہوئے اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بجائے ترقی کرنے کے تنزل میں گر جاؤ۔

(الفضل قادیان ۲۸۔ جنوری ۱۹۳۲ء)

لندن کے مربی حضرت قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے نام (۱۳۔ سنہری ہدایات)

۱۔ آپ جس کام کے لئے جاتے ہیں وہ بہت بڑا کام ہے بلکہ انسان کا کام ہی نہیں۔ خدا کا کام ہے کیونکہ دل پر قبضہ سوائے خدا کے اور کسی کا نہیں ہے۔ دلوں کی اصلاح اسی کے ہاتھ میں ہے۔ پس ہر وقت اسی پر بھروسہ رکھنا۔ اور کبھی مت خیال کرنا کہ میں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔

۲۔ دل محبت الٰہی سے پر ہو اور تکبر اور فخر پاس بھی نہ آئے جب کسی دشمن سے مقابلہ ہو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے گرا دیں اور دل سے اس بات کو نکال دیں کہ آپ جواب دیں گے بلکہ اس وقت یقین کریں کہ آپ کو کچھ نہیں آتا۔ اپنے سب علم کو بھلا دیں لیکن اس کے ساتھ ہی یقین کریں کہ میرے ساتھ خدا ہے۔ وہ خود آپ کو سب کچھ سکھائے گا اور دعا کریں اور ایک منٹ کے لئے بھی خیال نہ کریں کہ آپ دشمن سے زیر ہو جاویں گے بلکہ تسلی رکھیں کہ حق کی فتح ہوگی۔ اور ساتھ ہی خدا کے غنا پر بھی نظر رکھیں۔ خوب یاد رکھیں وہ جو اپنے علم پر گھمنڈ کرتا ہے وہ دین الٰہی کی خدمت کرتے وقت ذلیل کیا جاتا ہے۔ اور اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ لیک ساتھ ہی وہ جو خدمت دین کرتے وقت دشمن کے رعب میں آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی بھی مدد نہیں کرتا۔ نہ گھمنڈ ہو نہ فخر ہو نہ گھبراہٹ ہو نہ خوف۔ متواضع اور یقین سے پر دل کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں پھر کوئی دشمن اللہ تعالیٰ کی نصرت کی وجہ سے آپ پر غالب نہ آسکے گا۔ اگر کسی ایسے سوال کے متعلق بھی آپ کا مخالف آپ سے دریافت کرے گا جو آپ کو معلوم نہیں تو خدا کے فرشتے آپ کی زبان پر حق جاری کر دیں گے۔ (-) آپ کو علم دیا جائے گا۔

۳۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھیں اور یورپ کے علم سے گھبرائیں نہیں۔ جب ان کی عظمت دل پر اثر کرنے لگے تو (کلام الٰہی) اور کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بغور مطالعہ کریں۔ ان میں سے آپ کو وہ علوم مل جائیں گے کہ وہ اثر جاتا رہے گا۔ آپ اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ یورپ کو فتح کرنے جاتے ہیں نہ کہ مفتوح ہونے اس کے دعووں سے ڈریں نہیں کہ ان دعووں کے پیچھے کوئی دلیل پوشیدہ نہیں۔ یورپ کی ہوا کے آگے نہ گریں بلکہ اہل یورپ کو (دین حق کی) تہذیب کی طرف لانے کی کوشش کریں۔

۴۔ مگر یاد رکھیں آنحضرت ﷺ کا حکم ہے (-) لوگوں کو بشارت دینا۔ ڈرانا نہیں۔ ہر ایک بات نرمی سے ہونی چاہئے میرا اس سے مطلب یہ نہیں کہ صداقت کو چھپائیں اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ اپنے کو تباہ کرنے کے برابر ہوگا۔ حق کے اظہار سے کبھی نہ ڈریں میرا اس سے یہ مطلب ہے کہ یورپ بعض کمزوریوں میں مبتلا ہے۔ اگر عقائد صحیحہ کو مان کر کوئی شخص (دین حق) میں داخل ہونا چاہتا ہے لیکن بعض عادتوں کو چھوڑ نہیں سکتا تو یہ نہیں کہ اس کو دھکا دے دیں۔ اگر وہ (دین حق) کی صداقت کا اقرار کرتے ہوئے غلطی کے اعتراف کے ساتھ اس کمزوری کو آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہے تو اس سے درشتی نہ کریں۔ خدا کی بادشاہت کے دروازوں کو بند نہ کریں۔

۵۔ لیکن عقائد صحیحہ کے اظہار سے کبھی نہ جھجکیں جو حق ہو اسے لوگوں تک پہنچا دیں اور کبھی یہ خیال نہ کریں کہ اگر آپ حق بتائیں گے تو لوگ نہیں مانیں گے اگر لوگ خود نہ مانیں تو نہ مانیں لوگوں کو ایمان دار بنانے کے لئے آپ خود بے ایمان کیوں ہوں۔ کیا احمق ہے وہ انسان جو ایک زہر کھانے والے انسان کو بچانے کے لئے خود زہر کھالے سب سے اول انسان کے لئے اپنے نفس کا حق ہے پس اگر لوگ صداقت کو سن کر قبول نہ کریں تو آپ نفس کے دھوکے میں نہ آئیں کہ آؤ میں (کلام الٰہی) کو ان کے مطلب کے مطابق بنا کر سناؤں ایسے (اہل ایمان) کا (دین حق) محتاج نہیں۔ یہ تو مسیحیت کی فتح ہوگی نہ کہ (دین حق) کی۔

جس نقطہ پر آپ کو (دین حق) کھڑا کرتا ہے اس سے ایک قدم آگے پیچھے نہ ہوں اور پھر دیکھیں کہ فوج در فوج لوگ آپ کے ساتھ ملیں گے۔ وہ شخص جو دوسرے کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے حق چھوڑتا ہے۔ دشمن بھی اصل واقعہ پر اطلاع پانے پر اس سے نفرت کرتا ہے۔

۶۔ کھانے پینے میں اسراف اور تکلف سے کام نہ لیں بے شک خلاف دستور بات دیکھ کر لوگ گھبراتے ہیں لیکن ان کو جب حقیقت معلوم ہو اور وہ سمجھیں کہ یہ سب اتقاء کی وجہ سے نہ کہ غفلت کی وجہ سے ہے تو ان کے دل میں محبت اور عزت پیدا ہو جاتی ہے۔

۷۔ ہمیشہ کلام نرم کریں اور بات ٹھہر ٹھہر کر کریں جلدی سے جواب نہ دیں اور ٹالا نہ کریں۔ اخلاص سے سمجھائیں۔ اور محبت سے کلام کریں اگر دشمن سختی بھی کرے تو نرمی سے پیش آویں ہر انسان کی خواہ کسی مذہب کا ہو خیر خواہی کریں حتیٰ کہ اسے معلوم ہو کہ (دین حق) کیسا پاک مذہب ہے۔

۸۔ جو لوگ آپ کے ذریعہ ہدایت پاویں (-) ان کی خبر رکھیں جس طرح گڈریا اپنے گلے کی پاسبانی کرتا ہے ان کی پاسبانی کریں ان کی دینی یا دنیاوی مشکلات میں مدد کریں ہر ایک تکلیف میں ہر ابتلا میں محبت سے شریک ہوں ان کے ایمان کی ترقی کے لئے دعا کریں۔

۹۔ (کلام الٰہی) اور احادیث کا کثرت سے مطالعہ کریں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی کتب سے پوری واقفیت ہو۔ مسیحی مذہب کا کامل مطالعہ ہو۔ فقہ کی بعض کتب زیر نظر رہیں کہ وہ نہایت ضروری کام ہے۔ آخر وہاں کے لوگوں کو ہی مسائل بتانے پڑیں گے۔

۱۰۔ اگر کوئی تکلیف ہو خدا تعالیٰ سے دعا کریں اگر کوئی بات دریافت کرنی اور فوری جواب کی ضرورت ہو خط لکھ کر ڈال دیں اور خاص طور پر دعا کریں۔ تعجب نہ کریں اگر خط کے پہنچتے ہی یا پہنچنے سے پہلے ہی جواب مل جائے خدا کی قدرت وسیع اور اس کی طاقت بے انتہا ہے اپنے اندر تصوف کا رنگ پیدا کریں۔ کم خوردن۔ کم گفتن۔ کم خفتن عمدہ نسخہ ہے۔

۱۱۔ تہجد ایک بڑا ہتھیار ہے۔ یورپ کا اثر اس سے محروم رکھتا ہے کیونکہ لوگ ایک بجے سوتے ہیں آٹھ بجے اٹھتے ہیں آپ عشاء کے ساتھ سو جائیں۔ دعوت الی اللہ میں حرج ہوگا لیکن یہ نقصان دوسری طرح خدا تعالیٰ پورا کر دے گا۔ دین کو سننے والے لوگ آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں غریبوں اور زمینداروں کو اور محنت پیشہ لوگوں کو جا کر وعظ کریں یہ لوگ حق کو جلد قبول کریں گے اور جلد اپنے اندر روحانیت پیدا کریں گے کیونکہ نسبتاً سادہ ہیں۔

۱۲۔ گاؤں کے لوگ حق کو مضبوطی سے قبول کیا کرتے ہیں کسی چھوٹے گاؤں میں کسی سادہ علاقہ میں لندن سے دور جا کر کہیں ایک دو ماہ رہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے وعظ کریں پھر اس کا اثر دیکھیں۔ یہ لوگ سختی بھی کریں گے لیکن سمجھیں اور خوب سمجھیں گے۔ ان کی سختی سے گھبرائیں نہیں۔ بیمار کبھی خوش ہو کر دودھ نہیں پیتا۔

۱۳۔ ہمیشہ بڑے کام مجھ سے پوچھ کر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، اور ہر ایک شر سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کیلئے دلی تڑپ کا اظہار

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:۔

"میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ اس لئے اللہ مجھے یاد کرواتا رہے گا اور میں یاد رکھوں گا اور آپ کو بھی یاد کرواتا رہوں گا۔ لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اس بات کو بھلا دیا تو یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں اور نہ دوسروں کو بھولنے دیں۔ آج جماعت کی سب سے بڑی اور سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۸۔ اگست ۱۹۸۷ء)

"وہ لوگ جو پاکستان میں اس خیال سے (دعوت الی اللہ) چھوڑ چکے ہیں کہ اب (دعوت الی اللہ) بند ہو گئی ہے۔ بڑی سختی ہو رہی ہے۔ ہم (دعوت الی اللہ) کریں تو یہ مصیبتیں پڑیں گی۔ یہ ان کا واہمہ ہے۔ جو لوگ (دعوت الی اللہ) نہیں کریں گے ان پر بھی (دعوت الی اللہ) کا الزام لگتا ہی لگتا ہے۔ کیونکہ مقابل پر جھوٹے ہیں اس لئے اگر دعوت الی اللہ نہ کر کے آپ قید کئے جائیں گے تو یہ تو گناہ بے لذت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔ اس سزا پر آپ کو کوئی اجر نہیں ملے گا۔ اس لئے جب جانا ہی ہے تو دعوت الی اللہ کر کے قید میں جائیں تاکہ خدا کے پیار کا مورد بنیں"

(خطبہ فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۸۷ء)

"یہ بات بھی احباب کے سامنے کھول کر رکھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ دعاؤں کے خط لکھتے ہیں وہ اگر اپنے خطوں میں اس بات کا ذکر بھی کر دیا کریں کہ وہ اللہ کے فضل سے داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور انہوں نے دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا ہے تو ان کے خط کے ساتھ میرے لئے یہ بہترین نذرانہ ہو گا۔ پس جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہو گا کہ احمدی خواہ وہ مرد یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا کے فضل کے ساتھ ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ جن کا عمل صالح ہے"۔

(خطبہ فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۸۳ء)

"آپ میں سے ہر ایک کو دعوت الی اللہ زندہ کر سکتی ہے۔ ہر شخص اگر دعوت الی اللہ کے مضمون کو سمجھ کر اس کے حق ادا کرے گا تو ہر شخص ولی بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دعوت غیروں کو ہی خدا کے قریب نہیں کرے گی بلکہ آپ کو خدا کے قریب تر کرتی چلی جائے گی اور جماعت میں کثرت کے ساتھ اولیاء اللہ پیدا ہوں گے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۲ء)

"میں دعوت الی اللہ کرنے والوں کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جب وہ کسی کی زندگی بنائیں گے تو خدا ان کی ایک اور زندگی بنا دے گا اور یہ ایک ایسا جاری فیض ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اس سے محرومی زندگی کو ضائع کرنا ہے اس لئے ہر دعوت الی اللہ کرنے والے کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ دعائیں کرتے ہوئے اس کام کو آگے بڑھائیں۔ اپنے روحانی پھلوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان کی لذتوں سے فیض یاب ہوں اور آگے ان کو سراج بنا دیں۔ ایسا سراج جو اور چراغ روشن کرنے والا سراج بن جائے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۸۔ فروری ۱۹۹۲ء)

"اگر مجلس انصار اللہ کا ہر ممبر یہ کوشش کرے کہ ہر سال ایک نئے ممبر کا اضافہ کرے خواہ وہ عمر کے اعتبار سے خادم ہی کیوں نہ ہو تو اس صورت میں یہ ہو گا کہ اگلے سال نئے شرکاء کی تعداد قریباً اتنی ہو گی جتنی پرانے شرکاء کی تھی۔ آپ بس دگنے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ فطرت میں بھی یہی نظام جاری ہے اور اس کا پھر مقابلہ کرنا ممکن نہ ہو گا۔ فطرت نے اس طریق پر بڑھنے والی زندگی کی ضمانت دی ہے۔ چنانچہ جراثیم کی تعداد بھی اسی حساب سے اس طریق پر بڑھتی ہے بیماریاں بھی اس طرح پھیلتی ہے۔ چنانچہ ایک جراثیم سے آغاز ہوتا ہے جو چند گھنٹوں میں کروڑ ہا بن چکے ہوتے ہیں۔ بنیادی اصول مشترک ہے جس کے مطابق جراثیم ایک سے دو' دو سے چار اور چار سے آٹھ ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ نسخہ ہے جو خدا نے فطرت کے ذریعہ ہم پر ظاہر کیا ہے۔ اسی نسخہ سے مذاہب کی تاریخ ہمیں سمجھائی جو غالب آئے اور یہ واحد نسخہ ہے جو آج یا مستقبل میں کامیاب ثابت ہو گا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے اور اس مقصد کے حصول میں ہماری مدد فرمائے۔ جب اسے مجموعی طور پر دیکھیں تو انتہائی پرکشش چیز معلوم ہوتی ہے لیکن جب آغاز کریں تو مشکل معلوم ہو سکتی ہے لیکن ہے نہیں۔ ایک فرد کے لئے ایک مزید فرد پیدا کرنا زیادہ مشکل کام نہیں۔ اگر ایک شخص صدق سے کوشش کرے اور دعا کرے تو یہ ممکن ہے۔

(ترجمہ از انگریزی خطاب سالانہ اجتماع انصار اللہ یو کے ۱۹۹۱ء)

"دعوت الی اللہ کی ہر منزل پر دعا کی عادت ڈالیں۔ دعوت الی اللہ کے دوران دعا کریں۔ گھر جا کر دعا کریں۔ اپنے بچوں کو کہیں کہ دعا کرو۔ اگر آپ اس سنجیدگی کے ساتھ دعوت الی اللہ کی طرف توجہ کریں گے اور جذبے کے ساتھ ان کو کہیں گے کہ خدا کے لئے میری مدد کرو۔ میرا دل چاہتا ہے مگر میں مجبور اور بے اختیار ہوں۔ میرا بس نہیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا ان معصوم بچوں کی دعائیں آپ کے ساتھ شامل کرے گا۔ آپ کے الفاظ میں کتنی عظیم الشان طاقت پیدا ہو جائے گی۔ آپ قوموں کو فتح کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن قوموں کو محبت اور پیار کے غالب جذبے اور دعاؤں کے ذریعہ آپ نے فتح کرنا ہے۔ یہ سلیقے سیکھیں اور یہ سلیقے اپنی اولاد کو سکھائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو دیکھتے ہی دیکھتے جماعت کی کایا پلٹ جائے گی"

(خطبہ فرمودہ ۲۸۔ اگست ۱۹۸۷ء)

"اگر ساری جماعت یہ دعائیں شروع کر دے تو دیکھتے دیکھتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہونے لگیں گے۔

پس دعا پر بہت زور دیں۔ دعا پر بہت زور دیں کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تعلیم کا خلاصہ بھی یہ ہے کہ اول بھی دعا ہے اور آخر بھی دعا ہے۔ اگر داعی الی اللہ بننا ہے تو اللہ سے دعائیں کرنی ہوں گی۔ اس سے مدد مانگے بغیر کس طرح داعی الی اللہ بن جائیں گے۔ جس کی طرف بلانا چاہتے ہیں اس سے محبت اور پیار کئے بغیر اس کی طرف کیسے بلائیں گے۔

(خطبہ فرمودہ ۴۔ مارچ ۱۹۸۳ء)

اس موقعہ پر خصوصی پیغام تو یہی ہے کہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جو نصائح کرتا رہا ہوں یا آئندہ کروں گا ان پر عمل در آمد کرنے اور انہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے لمبی اور منظم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ایک شخص جسے دعوت الی اللہ کا سلیقہ اور تجربہ نہ ہو نصیحتوں کے اثر سے خواہ اس کے دل میں دعوت الی اللہ کی کیسی ہی تمنا کیوں نہ مچلے عملاً اس تمنا کو کامیاب دعوت الی اللہ میں تبدیل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اگر جماعت کراچی کے تمام افراد مرد و زن حکمت اور سلیقے اور مستقل مزاجی اور دعاؤں کے ساتھ دعوت الی اللہ میں مصروف ہوں تو دیکھتے دیکھتے وہاں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے دعوت الی اللہ کرنے والوں کی تعداد جو دن رات ایک لگن کے ساتھ کام کرتے ہیں اور انہیں دل جیتنے اور اظہار مطلب کا سلیقہ بھی عطا ہو رہا ہے غالباً سو ڈیڑھ سو سے زائد نہیں ہو گی۔ پس اس انتہائی اہم فریضہ پر بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور جیسے کہ میں خطبہ میں نصیحت کر چکا ہوں ہر خاندان میں ہر گھر میں اپنی اپنی منصوبہ بندی ہونی چاہئے۔ اگر ہر خاندان اپنی اپنی منصوبہ بندی کرے جس میں چھوٹے بڑے سب اپنی اپنی توفیق کے مطابق شامل ہوں اور پھر دعائیں کر کے منصوبہ پر عمل کرنا شروع کریں اور اور اس کے نتائج پر آپس میں مل کر گفتگو کیا کریں تو مجھے یقین ہے کہ ایک سال کے اندر اندر ہی غیر معمولی نتائج ظاہر ہوں گے اور جب یہ فصلیں پھل سے لد جائیں گی تو بلاشبہ روحانی معنوں میں کراچی کی جماعت میں ایک جشن کا سا سماں پیدا ہو جائے گا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ کام لمبی محنت اور تفصیلی توجہ کو چاہتا ہے اور دعا کے بعد سب سے زیادہ اس کام میں صبر کی ضرورت ہوتی ہے"

("المصلح" کراچی۔ اپریل ۱۹۹۲ء)

پھر انسان جو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور کسی مضمون کو پڑھتا ہے تو علم کے نتیجہ میں اسے روشنی کا احساس ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے روشنی مل گئی مگر یہ نہیں جانتا کہ روشنی کا سفر لامتناہی ہے۔ ایک روشنی کے بعد آگے روشنی پیدا ہوتی ہے اس روشنی کے بعد پھر اور بھی روشنی ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو خوابوں میں جاگتے ہیں ان کو بھی جاگنے کا ایک احساس تو ضرور ملتا ہے اور وہ شعور حاصل کرتے ہیں کہ جاگنا اس کو کہتے ہیں لیکن جب سچ مچ جاگتے ہیں تو وہ کوئی اور قسم کا شعور ہوتا ہے۔ جاگنے کے بعد کچھ عرصے تک آنکھیں ملتے رہتے ہیں۔ وقت وہ جاگ کی کیفیت ہے وہ تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب پانی کے چھینٹے پڑتے ہیں اور مستعدی کے ساتھ انسان باہر آتا ہے۔ پھر جب گھر سے نکل کر باہر دھوپ میں قدم اٹھاتا ہے تو اس کی جاگنے کی کیفیت میں ایک نیا نور پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر روزمرہ کی زندگی میں حصہ لیتے ہوئے بہت سی باتیں غفلت کی حالت میں دیکھی جاتی ہیں اور جب انسان کو اندرونی طور پر جاگنے کی توفیق ملتی ہے تو ہر قدم پر اس کو ایک نئی روشنی محسوس ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اب میں جاگا ہوں اور جب انسان معرفت کے مزید درجے حاصل کرتا ہے تو بعض اوقات بڑے بڑے صوفیاء نے آخر وقت یہی محسوس کیا کہ ہم جاگے ہی نہیں تھے بلکہ ایک نیند کی کیفیت تھی۔ چنانچہ میر درد نے ایک شعر میں بڑی حسرت سے اس معرفت کا یوں اعلان کیا کہ ۔

وائے نادانی کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

تو خواب اور افسانوں کی حقیقتیں فی ذاتہ تو یہ حقیقتیں نہیں ہیں لیکن اکثر ہماری حقیقتیں جن کو ہم حقیقت سمجھ رہے ہوتے ہیں ان کی اپنی حیثیت خواب اور افسانے کی ہوتی ہے۔ یہ عمومی کیفیت ہے اس لئے انسان کو کسی مقام اور کسی مرتبے پر جا کر پورے یقین اور وثوق کے ساتھ یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ میرا روشنیوں کا سفر تمام ہوا اور مجھے سب کچھ حاصل ہو گیا۔ یہ عجز کا مقام ہے جو انسان کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ دنیا میں کوئی سفر بھی حقیقی عجز کے بغیر ممکن نہیں اور کوئی سفر بھی روشنی کے بغیر ممکن نہیں تو میں عہدیداران سے عاجزانہ طور پر یہ درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ اس مضمون پر ان کو سمجھایا گیا ہے وہ خود بھی سنیں اور توجہ سے سنیں اور پھر اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور اسی طرح جن لوگوں کو وہ اس کام میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا کرنا چاہتے ہیں انہیں اپنی زبان میں

باقی صفحہ ۱۰ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفوظ رکھے۔ اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے زبان میں اثر پیدا کرے کامیابی کے ساتھ جاویں اور کامیابی سے واپس آئیں۔

(الفضل ۷ ستمبر ۱۹۱۵ء)

ماریشس کے مربی حضرت صوفی غلام محمد صاحب کو نصیحت

۱۔ اول اللہ تعالیٰ سے جو رحمٰن ہے رحیم ہے دعاؤں پر زور دیں دعا ہے کہ وہ آپ کا نگران ہو۔ مشکل میں کام آئے تمام مصائب سے بچائے خیروعافیت سے منزل مقصود تک پہنچائے راستہ میں بھی مددگار ہو۔ وہاں بھی معاون ہو روح القدس سے آپ کی تائید کرے۔ ضرورت کے وقت خود (-) آپ کو حق و حکمت پر آگاہ فرمائے یہاں آپ کے عزیز و اقارب سب خیروعافیت سے رہیں اور آپ کامیاب و مظفر و منصور واپس آئیں (دین حق) کی صداقت آپ کے ہاتھ سے ظاہر ہو احمدیت کی ترقی ہو تقویٰ نصیب ہو۔ جلال الٰہی اصل شے ہے اس کا اظہار ہو (-) اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ سفر میں حضر میں دعا پر بہت زور دیں گاڑی میں بیٹھے ہوئے شہر میں داخل ہوتے ہوئے دعا کریں۔ (-)

۲۔ فساد کے مقام سے بچیں۔ حق کہنے سے نہ رکیں۔

۳۔ احمدیت کی "دعوت" اول مدعا ہو اس وقت دین حق یہ ہے۔ اس کے باہر کوئی شے نہیں دین حق احمدیت سے علاوہ نہیں۔ دین حق اور احمدیت ایک ہی ہے۔ دعاؤں پر زور دیں اور استخارہ کی عادت ڈالیں لوگوں کو تقویٰ کی تعلیم دیں۔ احکام (کلام الٰہی) کی پابندی پر زور دیں۔ بتائیں کہ باوجود کلام الٰہی کے ماننے کے (امام) کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے۔

اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں ایک آدمی کا ہدایت پانا دنیا و مافیہا سے زیادہ ہے جسے ایسا عمدہ موقعہ ملے اسے اور کیا چاہئے؟ ہاں وقت کو مفید کرنے کے لئے دعا سے کام لیں 'اللہ تعالیٰ (صاحب ایمان) کی ایک گھڑی کو سالوں سے زیادہ مفید کر دیتا ہے۔ غرض دعا اور تقویٰ اللہ دونوں ہتھیار ہیں جو آپ کے ہاتھ میں ہوں تو کوئی دشمن مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ ایسا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں کہ لوگ آپ کی بات ماننے کے لئے تیار ہوں صحابہؓ بہت زبانیں نہیں جانتے تھے لیکن ان کے عمل کو دیکھ کر دنیا (دین حق) پر فدا ہو گئی۔

(الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۵ء)

محترم شیخ فضل الرحمان صاحب کی نائیجیریا روانگی کے موقعہ پر

۱۔ وہاں کی زبان سیکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر دعوت اللہ نہیں ہو سکتی۔

۲۔ جن لوگوں میں آپ دعوت کا کام کریں۔ ان سے نہایت محبت اور پیار اور حکمت سے کام لیں۔ اور ایک انتظام کے ماتحت ان کو رکھیں۔ مثلاً مختلف آدمی مقرر کئے جائیں۔ جو ان کی نگرانی کریں۔ (عبادات) میں باقاعدگی کے متعلق بھی انتظام کیا جائے۔

۳۔ وہ قومیں اپنے سرداروں کا بہت ادب کرتی ہیں اس لئے ان سے معاملہ کرتے وقت کوئی ایسی بات نہ ہو جو ان کو بری لگے۔ اور جب نصیحت کریں تو علیحدگی میں کریں تاکہ وہ بھی اپنی ہتک نہ سمجھیں۔ ہاں الگ ہو کر دونوں گروہوں کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں کہ مذہبی طور پر ان کا سردار وہی ہے جو ہمارا آدمی ہو گا۔

۴۔ چونکہ ان لوگوں کے دماغ ابھی بہت موٹے ہیں باریک باتوں کو ابھی نہیں سمجھ سکتے مثلاً یہی کہ جنت میں انعامات جو ہوں گے تو مثلاً نمازیں متمثل ہو کر پھلوں کی شکل میں ملیں گی۔ اس لئے ان کے لئے یہی کافی ہو گا کہ دوزخ ایک ایسی چیز ہے جہاں خدا کی نافرمانی سے انسان جاتا ہے اور جہاں سخت عذاب ہوتے ہیں۔ اور جنت وہ چیز ہے جہاں اس انسان کو جو خدا اور اس کے رسول کے احکام کو بجالائے بڑی بڑی راحتیں اور آرام ملتے ہیں اس سے یہ مطلب نہیں کہ ان کو اعلیٰ تعلیم ہی نہ دی جائے بلکہ پہلی بات ذہن نشین ہونے کے بعد تدریجاً بتائیں۔

۵۔ انسان کو سست کبھی نہ ہونا چاہئے ہمیشہ چست رہے۔ اور اس کے لئے کچھ ورزش کرتے رہنا چاہئے مثلاً چلنا پھرنا ہی سہی۔ اس کو روح سے بہت تعلق ہوتا ہے۔ انبیاء کبھی سست نہیں ہوتے۔

۶۔ اپنا کام کرتے وقت کبھی یہ خیال دل میں مت لاؤ کہ لوگ میرا کام کر دیں گے۔ کسی دوسرے پر نگاہ مت رکھو۔ ہاں اگر کوئی دوسرا شخص اس نیت سے کام کر دے کہ مجھے اس کا کام کرنے سے ثواب ہو گا تو اس کی نیت کا بھی لحاظ رکھیں۔

۷۔ اخلاق کا خاص خیال رکھیں۔ جہاں تک ہو سکے اخلاق میں درستی پیدا کریں حکام سے معاملہ کرتے وقت بھی مناسب ادب سے پیش آئیں۔ اور اپنی تعلیم کی حقیقت سے ان کو بھی آگاہ کرتے رہنا چاہئے۔ ان لوگوں کے اختیار میں بھی کچھ ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان کو چڑانا نہیں چاہئے۔

۸۔ پھر جن لوگوں میں آپ دعوت کا کام کریں گے۔ ان میں آج کل یہ خیال خاص طور پر جوش سے پھیلا ہوا ہے کہ دنیا ہمیں حقیر جانتی اور ہم سے نفرت کرتی ہے۔ اس لئے ان سے محبت سے معاملہ کریں اور یہ بات ان پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور ان کو ذہن نشین کرائیں کہ دنیا میں جو ان سے نفرت کرتی ہے اس کی وجہ عدم ایمان ہے اس لئے ان کو قوموں سے نفرت نہیں کرنی چاہئے (افریقہ جانے والے مربیوں کو) بلکہ ان کے مذہب کو حقیر جانیں۔ ان میں آج کل اس کی وجہ اس قدر جوش پھیلا ہوا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ساری دنیا کو تباہ کر کے ان کی نسلیں آباد ہو جائیں۔

۹۔ اپنی عادات میں۔ لباس میں۔ کھانے پینے میں ہمیشہ کفایت مدنظر رہے۔ کفایت سے انسان کو شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اور شکر کے بعد بڑی بڑی نعمتیں ملتی ہیں۔ ایک انسان جس کو کفایت کی عادت نہ ہو اس کو اگر بڑی بڑی نعمتیں بھی مل جائیں تو وہ یہی کہتا ہے کہ میرا حق تھا مجھے کیا ملا۔ پس جو کفایت شعار نہیں ہوتا۔ اس کے دل سے شکر کبھی نہیں نکلتا۔

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۴ء)

الوداعی تقریب میں خطاب

احمدیت کے آج بہت مخالف ہیں اور یہ مخالف ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ مخالف ہمارے ہر کام میں نقائص نکالتے ہیں۔ اور وہ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ حضرت بانی سلسلہ کے طفیل آج دنیا میں ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ جو دین حق کی خاطر تمام مصائب برداشت کر رہی ہے (-) مگر ابھی جماعت میں بھی ایک ایسا طبقہ ہے جو قربانی کرنے میں سست ہے۔

اگر ایسے مصائب جو بیرونی ممالک کے داعیان برداشت کر رہے ہیں۔ ساری جماعت اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو ہم دلیری سے کہہ سکتے ہیں کہ ہماری جماعت صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والی ہے۔ اگر جماعت کے سب دوست دین کے لئے ایسی قربانیاں کرنے اور ویسی ہی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں جیسی بیرونی ممالک کے مربیان کرتے ہیں۔ تو بہت جلد ساری جماعت میں (-) کا رنگ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور ہم مخالفین کو چیلنج کر سکتے ہیں کہ ہماری جماعت (-) کے رنگ میں رنگین ہے۔ لیکن ابھی بعض دوستوں میں ایسے نقائص ہیں کہ اگر ہم یہ بات پیش کریں تو مخالف وہ نقائص پیش کر کے ہمیں ساکت کر دے گا۔

ہماری جماعت کے نوجوانوں' بچوں' بوڑھوں' مردوں اور عورتوں سب کو چاہئے کہ خود بھی تحریک جدید پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں سے بھی اس پر عمل کرائیں۔ اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ سادہ بنائیں' کھانے پینے پہننے میں سادگی پیدا کریں۔ اپنے ماحول کو سادہ بنائیں۔ اپنی گفتگو میں سادگی اختیار کریں۔ جب تک زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی نہ اختیار کی جائے گی دعوت الی اللہ کماحقہ نہیں کی جا سکے گی۔ جس شخص کی زندگی سادہ نہ ہو وہ سادہ تمدن رکھنے والے لوگوں سے خطاب بھی نہیں کر سکتا۔ وہ ان کو اپنی بات سمجھا نہیں سکتا۔ اور ان تک اپنی آواز نہیں پہنچا سکتا اور اس طرح ان کی ہدایت کا موجب نہیں بن سکتا پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا ہوا آدمی میدان میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے کس طرح خطاب کر سکتا ہے۔ آدمی انہیں لوگوں سے بات چیت کر سکتا ہے جو اس کے سامنے ہوں۔ جو پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہو۔ اس کو نیچے کا گاؤں نظر تو آسکتا ہے مگر وہ گاؤں کے لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکتا اسی طرح جن لوگوں کا تمدن بلند ہو۔ سادہ تمدن کے لوگوں کے ساتھ ایسا تعلق نہیں رکھ سکتے جو دعوت الی اللہ کے لئے ضروری ہے اور یہ تعلق قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ دوسروں کا تمدن بھی ویسا ہی بلند نہ ہو جائے یا اونچا تمدن رکھنے والے سادگی اختیار کر کے نیچے نہ آجائیں اور جب تک ہم تمدنی لحاظ سے دوسروں کو اوپر نہیں لے جا سکتے۔ اس وقت تک ہم کو چاہئے کہ خود نیچے آجائیں۔ ہاں جب سب لوگ اوپر آجائیں تو ہم بھی اوپر آسکتے ہیں (دین حق) مساوات چاہتا ہے اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ یا سادہ تمدن رکھنے والوں کو اوپر لایا جائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دوسرے اور زیادہ سادگی اختیار کریں اگر کوئی جماعت چاہتی ہے کہ معیار زندگی کو بلند کرے تو اسے کوشش کرنی چاہئے کہ دوسروں کا معیار زندگی بھی بلند ہو۔ اور جب تک یہ نہ ہو۔ اپنا معیار بھی نیچے رکھے تا مساوات قائم ہو سکے۔ اور باہم میل جول میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ جب تک دنیا میں ایسی اقوام موجود ہیں جو ادنیٰ حالت میں ہیں۔ اس وقت تک ہمارے لئے کسی اونچی جگہ کا خواب دیکھنا بھی ممکن نہیں اس وقت تک ہمارے لئے ایک ہی رستہ ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ جو کچھ دے لیں۔ اور پھر اسے دوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے خرچ کریں اور دوسروں کو اوپر لے جانے کے لئے اسے کام میں لائیں اور جب دوسرے بھی اوپر آجائیں تو پھر خود بھی آئیں۔ (-) ابھی دنیا میں اربوں انسان ایسے ہیں کہ جن کے جسم بھی اور جن کی روحیں بھی انتہائی غربت کی حالت میں ہیں۔ اور ان سب کی اصلاح ہمارے ذمہ ہے۔ جب تک ان کی اصلاح نہ ہو جائے ہمیں اپنے آرام کا خیال تک بھی نہ کرنا چاہئے۔ اور اپنی زندگیوں کو ایسا سادہ بنانا چاہئے کہ غرباء کے ساتھ بآسانی مل سکیں۔ اور اپنی باتیں انہیں سنا سکیں اگر ہمارے نوجوان اسی طرح غیر ممالک میں دعوت کے لئے جاتے رہیں۔ جس طرح اب یہ نوجوان جا رہے ہیں تو یہ ایک ایسی خوشکن بات ہو گی جس پر (-) اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ) ناز اور فخر کر سکتے ہیں۔ اور ہم اس کام کی ابتداء کر سکتے ہیں۔ کہ جو ہمارے سپرد ہے اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ دوسرے نوجوانوں میں بھی یہ احساس پیدا ہو وہ اپنے آپ کو پیش کریں دین حق کی طرف دعوت دینے کے لئے بیرون ملک جانے پر خوشی کا اظہار کریں اور ان لوگوں کے پیچھے ایک لمبی اور کبھی نہ ٹوٹنے والی زنجیر بنائی جا سکے۔ ایک کے بعد دوسرا۔ دوسرے کے بعد تیسرا جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا جائے۔ کیونکہ کروڑوں افراد کی آبادی رکھنے والے ممالک کے لئے ہزاروں داعیان کی ضرورت ہے۔

جو مربی جا رہے ہیں وہ واقف سے مجاہد بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۸

سنانے کی بجائے میری زبان میں سنائیں۔
ہر (امام جماعت) کے وقت میں جو اس زمانے کے حالات ہیں ان سے متعلق جو (امام جماعت) کی نصیحت ہے وہ لازماً دوسری نصیحتوں سے زیادہ موثر ہو گی۔ اس تعلق کی بناء پر بھی اور اس وجہ سے بھی کہ خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داری اس کے سپرد کی ہوتی ہے خود اس کے نتیجہ میں اس کو روشنی عطا کرتا ہے۔

از خطبہ فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء

ریڈی میڈ زیورات اور ملبوسات کی جدید ترین ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
نیو راحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
اکبر بازار شیخوپورہ پروپرائیٹر: چوہدری غلام احمد اینڈ سنز

ڈیلرز امپورٹڈ اشیاء، کاسمیٹکس، کراکری، اون اونی ہوزری، سامان بجلی، بیڈ شیٹ اور بچوں کے سلے سلائے ملبوسات
احمد جنرل سٹور
مسلم بازار اندرون شیشیاں والا گیٹ گجرات
پروپرائیٹر: مرزا نعیم احمد
فون: دکان: 04331-3915
رہائش: 04331-4852

یہاں پر فرج، ایئر کنڈیشن اور بجلی کی ہر قسم کی چیزوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ نیز ڈش انٹینا کی فروخت اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الیکٹرو فرج
دکان ۴/۷ بلاک ۹/۱ المصطفےٰ مارکیٹ
آئی اینڈ ٹی سنٹر G-9/4 اسلام آباد
پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان
فون: PP 051-254619

نیو ٹی کلر فرنیچر ڈیکو پینٹرز
قریشی مارکیٹ ریلوے روڈ گجرات
جنرل آرڈر کنٹریکٹرز
پروپرائیٹرز: انتظار حسین۔ کاشف صدیق

SHUTTER GATE, CHANNEL GATE, GRILL REELING, PIPE WINDOWS ETC.
AL NOOR STEEL DECORATERS
I AND T CENTRE
8/4G BACK OF BLUE STAR HOTEL ISLAMABAD
MANAGING PARTNER ASHFAQ AHMAD
PH: 051 - 256158

دنیا بھر کی کرنسی کی تبدیلی۔ ٹریول چیک کے لئے تشریف لائیں۔
آتھورائزڈ بائی سٹیٹ بنک آف پاکستان
بابر برادرز منی چینجرز
دکان ۳ بیوال پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
پروپرائیٹر: بابر علی بیگ
فون: 051-819455
051-215937

مبرور پرنٹنگ پریس
بلال مارکیٹ ۔ عقب جی ٹی ایس اڈا سرگودہا روڈ گجرات
پروپرائیٹر: ملک نادر حسین
فون: 04331-521357

ہر قسم کی زنانہ و مردانہ ورائٹی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
شہزادہ کلاتھ ہاؤس
پروپرائیٹرز: امتیاز احمد شیخ ۔ طاہر محمود
فون: 54669
مین بازار شیخوپورہ

ALL KIND OF LEATHER GOODS
SPECIALIST IN GLOVES
OF ALL KINDS
B T C
MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS
Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN
BILLOO TRADING CORPORATION
P.O.BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN
PHONE NO. OFF : 0092 - 432 - 85030
RES : 0092 - 432 - 67087 - 65197
CABLE : BILLOO SIALKOT
TELEX : 46434 BILLO PK
FAX : 092 - 432 - 562086

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۳۰۳۴۴

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن رہے ہیں۔ واقف وہ ہوتا ہے جس نے زندگی وقف کر دی ہو مگر ابھی جہاد میں شرکت کا موقع اسے نہ ملا ہو۔ اور مجاہد وہ ہوتا ہے جو عملی طور پر جہاد میں شریک ہو جو نوجوان اس وقت دعوت الی اللہ کی تیاری کر رہے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ واقف ہیں۔ وہ واقف کہلانے کے مستحق ہیں۔ مجاہد کے نہیں۔ ہاں جب کوئی واقف جہاد کے لئے روانہ ہو جائے تو چونکہ وہ عملی طور پر جہاد میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ واقف ہی نہیں رہتا۔ بلکہ مجاہد بھی بن جاتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تم جانے والے مجاہدین کے ساتھ ہو۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کے بعد جلدی جلدی اور مجاہدین بھیج سکیں۔ یہاں تک کہ (دین حق) کو غلبہ حاصل ہو جائے۔ اور دنیا کی پسماندہ اور گری ہوئی اقوام میں نہ صرف دعوت الی اللہ ہو سکے بلکہ انہیں تمدنی ترقی بھی حاصل ہو سکے۔ اور ان کا شمار دنیا کی اعلیٰ تعلیم یافتہ' ترقی یافتہ اور متمدن اقوام میں ہونے لگے۔

(الفضل ۱۴۔ دسمبر ۱۹۴۴ء)

داعی الی اللہ کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر خادمانہ حیا رکھے۔ لوگوں نے یہ نکتہ نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ بعض نے سمجھا کہ نوکر چاکروں کی طرح کام کرے یہ مراد نہیں اس غلط فہمی کی وجہ سے ملّاں نے پیدا ہوئے جن کا کام مردے نہلانا ہوا کرتا ہے۔ کوئی بیمار ہو جائے۔ تو کہتے ہیں۔ بلاؤ میاں جی کو وہ آکر اس کی خدمت کریں کھیتی کاٹنی ہو۔ تو چلو میاں جی۔ لوگ میاں جی سے........ وہ نائی دھوبی جس طرح ہوتے ہیں۔ اس طرح کام لیتے ہیں دوسری صورت پھر پیروں والی ہوتی ہے۔ پیر صاحب چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ کسی کی مجال نہیں کہ پیر صاحب کے سامنے چارپائی پر بیٹھ جائے۔ حافظ صاحب سناتے تھے۔ ان کے والد بھی بڑے پیر تھے۔ لوگ ہمیں آکر سجدے کیا کرتے تھے۔ تو میں نے ایک دفعہ اپنے باپ سے سوال کیا کہ ہم تو (بیت الذکر) میں جا کر سجدے کسی اور کے آگے کرتے ہیں اور یہ لوگ ہمیں سجدے کرتے ہیں۔ اس پر میرے والد نے ایک لمبی تقریر کی۔ تو ایک طرف کا نتیجہ میاں جی پیدا ہوئے جو جھوٹی گواہی دینی ہو۔ تو چلو میاں جی۔ اور اگر انکار کریں تو کہہ دیا کہ تمہیں رکھا ہوا کیوں ہے۔ آپ قیامت کے دن کیا خاک کام آئیں گے جو اس دنیا میں کام نہ آئے اور دوسری طرف پیر صاحب جیسے پیدا ہو گئے۔ تو دونوں کا نتیجہ خطرناک نکلا یہ بڑی نازک راہ ہے۔ داعی الی اللہ خادم ہو۔ اور ایسا خادم ہو۔ کہ لوگوں کے دل میں اس کا رعب ہو۔ خدمت کرنے کے لئے اپنی مرضی سے جائے ڈاکٹر پاخانہ اپنے ہاتھوں سے نکالتے ہیں لیکن کوئی انہیں بھنگی نہیں کہتا۔ ڈاکٹر اپنے ہاتھوں سے بنا کر دوائی بھی پلاتے ہیں۔ لیکن کوئی انہیں کمپوڈر نہیں کہتا۔ وہ بیمار کی خاطر داری بھی کرتے ہیں لیکن کوئی انہیں خادم نہیں کہتا۔ یہ اس کی شفقت سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے جب تم میں بھی توکل ہو گا اور تم کسی کی خدمت کسی بدلے کے لئے نہیں کرو گے۔ تو پھر تمہاری بھی ایسی ہی قدر ہو گی۔ وہ شفقت سمجھی جائے گی۔ وہ احسان سمجھا جائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو' تو اس کو تشفی دینے والا ہمارا "داعی" ہو۔ کوئی بیوہ ہو تو حسب ہدایات (احکامات دینیہ) اس کا حال پوچھنے والا اس کا سودا وغیرہ لانے والا اور اس کے دیگر کاروبار میں اس کی مدد کرنے والا ہمارا "داعی" ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ان دلوں میں دو چیزیں پیدا ہوں گی۔ ادب ہو گا اور محبت ہو گی۔ توکل کا نتیجہ ادب ہو گا اور خادمیت کا نتیجہ محبت ہو گی۔ ایک "داعی" کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف اگر ان میں ذہانت نہ ہو تو دوسری طرف متکبر بھی نہ ہو لوگ نوکر اس کو سمجھیں گے..... جو ان سے سوال کرتا ہو۔ جو سوال ہی نہیں کرتا اس کو وہ نوکر کیوں کر سمجھیں گے۔ اگر وہ اس کے پاس آئیں گے تو نوکر سمجھ کر نہیں بلکہ ہمدرد سمجھ کر اس وقت پھر "داعی" کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میں نوکر نہیں۔ انہوں نے تو اسے نوکر نہیں سمجھا وہ تو اسے ہمدرد سمجھ کر آئے ہیں۔ تو یہ دو رنگ ہونے چاہئیں کہ اگر سب سے بڑا خادم ہو تو ہمارا "داعی" ہو۔ اور اگر لوگوں کے دلوں میں کسی کا ادب ہو تو وہ ہمارے "داعی" کا ہو اس کے لئے وہ اپنے مال قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہوں۔

پھر داعی الی اللہ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ دعائیں کرتا رہے کہ الٰہی میں ان لوگوں کو ناراستی کی طرف نہ لے جاؤں۔

اول کوئی ایسی بات نہ کرے جس پر پہلے سوچا اور غور نہ کیا ہو۔ دوم دعا کرتا رہے کہ الٰہی میں جو کہوں وہ ہدایت پر لے جانے والا ہو اگر غلط ہو تو الٰہی ان کو اس راہ پر نہ چلا۔ اور اگر یہ درست ہے تو الٰہی توفیق دے کہ یہ لوگ اس راہ پر چلیں۔

(-) اپنے عمل دیکھتا رہے۔ کبھی سستی نہ کرے۔ لوگوں کو ان کی غلطی سے روکے ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے نیچے آئے (-) وہی لیکچر ہونا چاہئے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو۔ ان باتوں پر لیکچر دینے کی ضرورت نہیں جو اچھی باتیں نہیں ہیں یا جو بدیاں ان میں نہیں ہیں اگر وہ لڑکیوں کو حصہ نہ دیں تو اس پر لیکچر دو۔ (-) عبادت نہ کریں تو اس پر دو۔ (-) صدقہ خیرات نہ دیں تو اس پر دو۔ (-) لیکن جو باتیں ان میں ہیں ان پر نہ دو۔ غریبوں پر اگر وہ ظلم کرتے ہیں یا بڑوں کا ادب نہیں کرتے۔ چوری کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں اس پر لیکچر دو۔ لیکن چوری ان میں نہیں ہے اس پر نہ دو۔ مرض تلاش کرو اور پھر دوا دو۔

کبھی کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہ ہو۔ میں اپنا طریقہ بتاتا ہوں میں نے جب کبھی کسی کی مرض کے متعلق بیان کرنا ہو۔ تو میں دو تین مہینے کا عرصہ درمیان میں ڈال لیتا ہوں۔ تاکہ وہ بات لوگوں کے دلوں سے بھول جائے۔ تو اتنا عرصہ کر دینا چاہئے۔ اگر موقعہ ملے تو اس شخص کو جس میں یہ مرض ہے علیحدہ تخلیہ میں نرم الفاظ کے ساتھ سمجھاؤ۔ ایسے الفاظ میں کہ وہ چڑ نہ جائے۔ ہمدردی کے رنگ میں وعظ کرو ایک طرف اتنی ہمدردی دکھاؤ کہ غریبوں کے خدمت گار تم ہی معلوم ہو۔ دوسری طرف اتنا بڑا بنو کہ تمہیں دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ دو فریق بننے نہ دو۔ دو شخصوں کے جھگڑے کے متعلق کسی خاص کے ساتھ تمہاری طرف داری نہ ہو۔ کوئی مرض پاؤ اس کی دوا فوراً دو۔ کسی موقعہ پر چشم پوشی کر کے مرض کو بڑھنے نہ دو۔ ہاں اگر اصلاح چشم پوشی ہی میں ہو تو کچھ حرج نہیں۔ لوگوں کو وعظ کرو تو اس میں ایک جوش ہونا چاہئے جب تک وعظ میں ایک جوش نہ ہو وہ کام کر ہی نہیں سکتا۔ سننے والے پر اثر ڈالو۔ کہ جو تم کہہ رہے ہو۔ اس کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہو۔ اور یہ جو کچھ تم سنا رہے ہو۔ یہ تمہیں ورثے کے طور پر نہیں ملا۔ بلکہ تم نے خود اس کو پیدا کیا ہے۔ تم نے خود اس پر غور کیا ہے۔ ٹھٹھے باز نہیں ہونا چاہئے۔ لوگوں کے دلوں سے ادب اور رعب جاتا رہتا ہے۔ ہاں مذاق (-) میں ہرج نہیں۔ احتیاط ہونی چاہئے سنجیدہ معلوم ہو۔ اس میں ہمدردی ہونی چاہئے۔ نرم الفاظ ہوں۔ سنجیدگی سے ہوں سمجھنے والا سمجھے میری زندگی اور موت کا سوال ہے۔ تمہاری ہمدردی وسیع ہونی چاہئے۔

داعی الی اللہ کا فرض ہے۔ کہ ایسا طریق اختیار نہ کرے کہ کوئی قوم اسے اپنا دشمن سمجھے اگر یہ کسی ہندوؤں کے شہر میں جاتا ہے تو یہ نہ ہو کہ وہ سمجھیں کہ ہمارا کوئی دشمن آیا ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھیں کہ ہمارا پنڈت ہے۔ اگر عیسائیوں کے جائے تو سمجھیں کہ یہ ہمارا پادری ہے۔ وہ اس کے جانے پر ناراض نہ ہوں بلکہ خوش ہوں (-) یہی وجہ ہے کہ (دین حق) نے بڑے بڑے لوگوں کو جو کسی مذہب میں گزر چکے ہوں گالیاں دینے سے روکا ہے (-) دعوت میں یہ یاد رکھو کہ کبھی کسی شخص کے قول سے گھبراؤ نہیں اور نہ قول پر دارومدار رکھو۔ دلیل اور قول میں فرق ہے۔ دلیل پر زور دینا چاہئے۔ لوگ دلیل کو نہیں سمجھتے۔ (اہل ایمان) آریوں سے بات کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں۔ (کلام الٰہی) میں یوں آتا ہے۔ آریوں کے لئے (کلام الٰہی) حجت نہیں۔ (-) دلائل سے فیصلہ کرو جو عقلی دلائل بھی ہوں نقلی بھی۔ جب بحث کرو تو مدمقابل کی بات کو سمجھو۔ کہ وہ کیا کہتا ہے۔ مختلف سوالات کر کے پہلے اس کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو اور پھر بات کرو۔ تھوڑے وقت میں بہت کام ایسا کرنا سیکھو۔ تھوڑے وقت میں بہت کام کرنا ایسا گُر ہے کہ انسان اس کے ذریعے بڑے بڑے عہدے حاصل کرتا ہے۔

ہمیشہ اپنے کاموں میں خود کام کرنے اور اور کام لینے کی طاقت پیدا کرو۔ ایسے طریق سے لوگوں سے کام لو کہ وہ اسے بوجھ نہ سمجھیں۔ بہت لوگ خود محنتی ہوتے ہیں۔ جب تک وہ وہاں رہتے ہیں کام چلتا رہتا ہے لیکن جب وہاں سے ہٹتے ہیں کام بھی بند ہو جاتا ہے۔

(-) ایسے رنگ میں کام کرو کہ لوگوں کے اندر ایک روح پھونک دو۔ کبھی مت سمجھو کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مانتے نہیں۔ عرب کی زمین کتنے شریروں کی تھی پھر کیسے شریفوں کی بن گئی۔

یہ بات غلط ہے کہ وہ مانتے نہیں۔ تم ایک دفعہ سناؤ دو دفعہ سناؤ آخر مانیں گے۔ یہ اس شخص کی اپنی کمزوری ہوتی ہے جو کہتا ہے مانتے نہیں (-)

دعوت کے کام میں مطالعہ بہت وسیع چاہئے بعض دفعہ اجڈ گنوار آدمی آکر کچھ سناتے ہیں اور بہت لطیف بات ہوتی ہے۔ سلسلے کی کتابوں کا مطالعہ رہے۔ حضرت صاحب کی کتابیں اور پھر دوسرے آدمیوں کی کتابیں۔ اتنی اتنی دفعہ پڑھو کہ فوراً حوالہ ذہن میں آجائے۔ (-)

ہمیشہ اپنے کام کی پڑتال کرو کہ کیا کامیابی ہوئی۔ تمہارے پاس ایک رجسٹر ہونا چاہئے۔ اس میں لکھا ہوا ہو۔ کہ فلاں جگہ گئے وعظ فلاں مضمون پر کیا اس اس طبقے کے لوگ شامل ہوئے۔ فلاں فلاں وجوہات پر مخالفت کی گئی۔ فلاں فلاں وجوہات لوگوں نے پسند کیں۔ یہ رجسٹر آئندہ تمہارے علم کو وسیع کرنے والا ہو گا۔ تم سوچو گے کیوں مخالفت ہوئی۔ اہم مسائل کا تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ ان پر آئندہ غور کرتے رہو گے۔ اگر تم وہاں سے بدل جاؤ گے تو تمہارے بعد آنے والے کے کام آئے گا۔ ہر سال کے بعد نتیجہ نکالو۔ کون سی نئی باتیں پیدا ہوئیں۔ کون سی باتیں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ جب یہ رپورٹ دوسرے واعظ کے ہاتھوں میں جائے گی تو وہ اپنی بناء زیادہ مضبوط کرے گا۔

کبھی اپنی جگہ نہیں چھوڑنی چاہئے۔ یہ خیال کر کے کہ اگر یہ یوں نہیں مانتا تو اس طرح مان لے گا۔ اس میں وہ تو نہ ہارا تم ہار گئے۔ کہ تم نے اپنی بات کو ناکافی سمجھ کر چھوڑ دیا۔ تم نے اپنا دین چھوڑ کر دوسرے کو منوا بھی لیا تو کیا فائدہ (-) ترتیب سے پیش کرو ملمع سازی سے پیش نہ کرو۔ ملمع سازی سے پیش کرنے کا یہ نتیجہ ہو گا۔ کہ جب اس پر بات کھلے گی تو یا وہ تم سے بدظن ہوں گے اور یا پھر تمہارے مذہب سے۔ جن جن باتوں پر خدا نے تمہیں قائم کیا ہے ان کو پیش کرو۔ اگر لوگ نہ مانیں تمہارا کام پیش کرنا ہے۔ منوانا نہیں وہ اللہ کا کام ہے۔

اس بات کا احساس پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ دین کا اب سب کام ہم پر ہے جب یہ کام ہم پر ہے تو ہم نے دنیا کے کتنے مفاسد کو دور کرنا ہے۔ پھر اس کے لئے کتنی بڑی قربانی کی ضرورت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ANAM TRAVELS
&
ANAM MONEY CHANGERS

دنیائے سفر میں

آپ کے ہم سفر

ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول

کے لئے نیز بیرون ملک آپ کے سفر کے لئے ہماری مستعد

خدمات آپ کے لئے ہیں۔

خدمت کا موقع دیجئے۔

14-D Feroz Centre, Fazal-ul-Haq Road, Blue Area, Islamabad.
Phone: Off. 051 -221121 , 210341, 210342. Telex: 54592 TD ISB, Fax: 219779

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور اعلیٰ انتظام

گاڑیوں کی اطمینان بخش

• اوور ہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ • الیکٹرک ورکس
• الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کے لئے

رجوع فرمائیں

راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹوموبائیل انجنیئرز

فون ۸۴۰۴۴۵

عنایت بازار، اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

ہمارے ہاں سٹین لیس سٹیل - پیتل - تانبہ کے برتن اعلیٰ کوالٹی میں بازار سے بارعائت خرید فرمائیں - نیز اصلی یوریشیا اور یونس واشنگ مشین خریدنے کے لئے تشریف لائیں

نگینہ برتن سٹور

چوک جھنگ جنوبی تھان - چنیوٹ

فون: 3/2870

پروپرائیٹر: مبارک احمد - صادق احمد - چوہدری سراج الدین

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں، بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا - ریح - ہوا کا بکثرت خارج ہونا - ڈکار، اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں - اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا - جس سے جلد تر شفا کی امید ہے - تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل - ربوہ

فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بات کو پیدا کرو کہ ہر ایک آدمی داعی الی اللہ ہے (-) اگر ہر ایک آدمی داعی الی اللہ ہو گا۔ تب اس کام میں آسانی پیدا ہو گی۔ اس لئے ہر ایک احمدی میں دعوت الی اللہ کا جوش پیدا کرو پھر مالی امداد کا احساس پیدا کرو۔ اگرچہ ہماری جماعت کا ایک معیار تو قائم ہو گیا ہے۔ کہ فضول جگہوں میں جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ مثلاً بیاہ شادیوں میں وہ اب دین کے کاموں میں خرچ ہوتا ہے۔ لیکن یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ کہ ضروریات کو کم کر کے بھی دین کی راہ میں روپیہ خرچ کیا جائے۔ جماعت کا اکثر حصہ ست ہے۔ کچھ لوگ ہیں۔ جو بہت جوش رکھتے ہیں لیکن یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آخر میں سارا بوجھ انہی لوگوں پر پڑ کر ان لوگوں میں بھی سستی آنی شروع ہو جائے گی۔ تو ایک حصہ پہلے ہی ست ہو اور دوسرا پھر اسی طرح ست ہو گیا تو یہ اچھی بات نہیں اس لئے چاہئے کہ جماعت کو ایک پیمانہ پر لایا جائے۔ ان کے دلوں میں ایسا جوش پیدا کرو کہ جونہی یہ دین کے لئے آوازسنیں دوڑ پڑیں۔ پہلے داعی اپنی زندگی میں یہ احساس پیدا کریں۔

جب کوئی اعتراض پیش آوے پہلے خود اس کے حل کرنے کی کوشش کرو۔ فوراً مرکز لکھ کر نہ بھیج دو۔ خود سوچنے سے اس کا جواب مل جائے گا۔ اور بیسیوں مسائل پر غور ہو جائے گا۔ جواب دینے کا مادہ پیدا ہو گا۔ ہم سے پوچھو گے تو ہم تو جواب بھیج دیں گے لیکن پھر یہ فائدے تمہیں نہیں ملیں گے اس لئے جب اعتراض ہو خود اس کو حل کرو۔ جب حل کر چکو تو پھر تبادلہ خیالات ہونا چاہئے۔ اس سے ایک اور ملکہ پیدا ہو گا۔ جو آپ ہی سوچے اور پھر اپنے سوچے ہوئے پر ہی بیٹھ جائے اس کا ذہن کند ہو جاتا ہے لیکن تبادلہ خیالات سے ذہن تیز ہوتا ہے ایک بات ایک نے نکالی ہوتی ہے۔ ایک اور دوسرے نے اس طرح پھر سب اکٹھی کر کے ایک مجموعہ ہو جاتا ہے۔ داعیان جہاں ملیں لغویات باتیں کرنے کی بجائے وہ ان مسائل پر گفتگو کریں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق ہو۔ دعا ہو۔ توکل ہو۔

لوگوں کو مرکز بار بار آنے کے لئے اور تعلق پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہو۔ جب تک کسی شاخ کا جڑ سے تعلق ہوتا ہے وہ ہری رہتی ہے لیکن شاخ کا جڑ سے تعلق ٹوٹ جانا اس کے سوکھ جانے کا باعث ہوتا ہے۔ ہمیشہ جہاں جاؤ ان کے فرائض انہیں یاد دلاتے رہو۔ سیاست میں پڑنا ایک زہر ہے جب آدمی اس میں پڑتا ہے دین سے غافل ہو جاتا ہے۔ سیاست میں پڑنا امن کا مخل ہوتا ہے اور امن کا نہ ہونا دعوت میں روک ہوتا ہے۔

سیاست صداقت کے خلاف۔ انسان کے خلاف۔ (احکام دینیہ) کے احکام کے خلاف ہے یہ ایسا زہر ہے کہ جس جماعت میں اس زہر نے اثر کیا ہے پھر وہ ترقی نہیں کر سکی۔ اس پر بڑا زور دو۔ اس وقت سیاست کی ایک ہوا چل رہی ہے۔ یہ دعوت میں بڑی رکاوٹ ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تعلیم دو۔

(الفضل ۲۲۔ اپریل ۱۹۱۶ء)

سرمہ طفیل — عرق نور
کورس 3 شیشی قیمت 13/-
معدہ کیلئے مفید قیمت 29/-
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے۔
حکیم محمد طفیل 6/ کوٹھہ کلاتھ۔ ربوہ
فون: 704

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 10,000/- ڈش 8 فٹ بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7235175 7226508 7355422

نظر کی عینکیں، دھوپ کے چشمے، ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔ دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو تو نظر کا معائنہ مفت کروائیں۔
سٹینڈرڈ آپٹیکل سٹورز
فون: 556707 بانو بازار سیالکوٹ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون۔ آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

MANUFACTURERS & EXPORTERS OF
SURGICAL, DENTAL,
VETERINARY INSTRUMENTS
& SCISSORS
ALL SORTS.
JOLLY & COMPANY
chief Executive:
MUNIR AHMED JANJUA
Tel: (0432) 66534 - 67654
Fax: 0092 - 432 - 554170
Tlx: 46351 U.B.L. PK. ATTN: JOLLY
P. O. BOX 1182, RORAS ROAD
SIALKOT - PAKISTAN.

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

رحمان کون مہندی
رحمان جنرل سٹور بابر مارکیٹ مین بازار سیالکوٹ پاکستان
فون: 0432-89007

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3½ تا 7 بجے شام

مکانات، پلاٹس، کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت۔ کرایہ پر لین دین
ہوم مینٹیننس (پینٹ۔ الیکٹرک۔ سینیٹری۔ وڈ ورک) کا منفرد ادارہ
سید اسٹیٹ ایجنسی اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
بلاک 29 آئی اینڈ ٹی سنٹر سیکٹر G-9/4 پشاور موڑ اسلام آباد
فون: 051-251562 051-858226

ایم کاشف آٹوز اینڈ انجنیئرز
بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ ملتان
ڈیلر سپیئر پارٹس سوزوکی، یاماہا، ہنڈا، کاواساکی ٹائر ٹیوب
ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے بارعایت خریدیں
فون: 32971 - 73497
فیکس: 92-061-520662

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر موٹاپا 30%	ہمدرد سونسواں 20%	دوائی مفضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 15%	زد جام عشق 60%	اکسیر لیکوریا کیپسول 30%	کلین اپ 20%	سفوف اکسیر شوگر 30%	جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار - ربوہ فون: 659

خدمت میں پیش پیش

ماسٹر، ڈگری، سی ایس ایس، پی سی ایس

جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ تک کورس کی کتابیں، خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز کمپیوٹر، الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

اس کے علاوہ علمی، ادبی، تاریخی کتابیں کرایہ پر حاصل کریں۔

میری لائبریری

ٹین بازار صدر عقب پرویز کلینک راولپنڈی

فون: 564533

خاص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کیلئے آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

رانا جیولرز

صرافہ بازار بدوملہی (ضلع نارووال)

فون: دکان 108، رہائش 208 — پروپرائیٹر نصیر احمد، فرید احمد

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ — فون: 211159

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا

گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک

ہاضمون رجسٹرڈ

خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں

نصرت دواخانہ ربوہ

فرج • فریزر • کوکنگ رینج • گیزر • واشنگ مشین • ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی

فون: 451030، 424994

برقی مدہانی، استری، پنکھے، ٹی وی واشنگ مشین خریدنے کیلئے تشریف لائیں

الفضل الیکٹرک سٹور

پروپرائیٹرز: محمد نواز، محمد انور، محمد حنیف ڈھڈ گھمن چوک کھانہ کاروالا (سیالکوٹ)

انصاف آئل ملز ریلوے روڈ گجرات

پروپرائیٹر چوہدری محمد ارشد سنجرا

فون: 4943 - 04331

باافتخار ڈسٹری بیوٹرز: کوکا کولا۔ فانٹا۔ سپرائٹ۔ شیزان جوسز

اشرف بیوریجز سٹور کچہری بازار خانیوال

پروپرائیٹر محمد سلیم ولد حکیم اللہ دتہ جراح خانیوال

فون دفتر: 2497، گھر: 3497

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لین دین کیلئے ایک با اعتماد ادارہ جو کہ عرصہ 25 سال سے احباب کی احسن طریقے سے خدمات سر انجام دے رہا ہے

پیراڈائیز اسٹیٹ ایجنسی

فلیٹ 14 جناح سپر مارکیٹ مرکز F-7 اسلام آباد

051-822244
051-829433
051-217218

051-217221
051-217222

فیکس 217219

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS

47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TEL: 772456[illegible]

AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون: ۷۷۲۳۶۰۶

۷۷۲۳۶۰۷ - ۷۷۲۳۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کی اہمیت

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں' اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں' ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں کہ اے خدا! ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ (کلام الٰہی) کو سیکھیں' جانیں اور اس کی اتباع کریں۔ اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں اسی لئے میں نے (کلام الٰہی) سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔"

(خطبہ ۷۔ جولائی ۱۹۶۶ء)

"انصار اللہ کو آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں......

آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم (کلام الٰہی) کے سلسلے میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ (کلام الٰہی) کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود (کلام الٰہی) سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو (کلام الٰہی) سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ کی نگاہ میں راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد (کلام الٰہی) کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے (کلام الٰہی) پڑھتے ہیں اور (کلام الٰہی) کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہئے۔ انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں"

(خطبہ الفضل ۱۰۔ اپریل ۱۹۶۹ء ص ۴)

"خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعت (دین حق) کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی' ایسا نہیں ہونا چاہئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے ..... خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو (کلام الٰہی) نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو"

(خطبہ۔ الفضل ۱۰۔ اپریل ۱۹۶۹ء ص ۴)

"اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے (کلام الٰہی) پڑھ رہی ہیں یا نہیں"۔

(خطبہ۔ الفضل ۱۰۔ اپریل ۱۹۶۹ء ص ۴)

"جو ماں باپ اپنے بچوں کی جسمانی صحت اور روحانی تربیت کا خیال رکھتے ہوئے ان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ جنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اور اگر ایک گجور اپنے بچہ کو اس رنگ میں اور اس ذہنیت کے ساتھ دینے کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے تو جو ماں باپ اپنے بچوں کو (کلام الٰہی) پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں تا وہ (دین حق) کے رنگ میں رنگے جائیں۔ (کلام الٰہی) کے احکام پر عمل کرنے والے بنیں اور دنیا کے سامنے بہترین نمونہ پیش کرنے والے بنیں وہ کس قدر بلند درجات کے مستحق ہیں"۔

(خطبہ نکاح۔ الفضل ۱۴۔ نومبر ۱۹۶۷ء)

"(کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے۔ اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں گے جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ اور ان پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں حتی کہ ان کے گھر میں کوئی مرد' کوئی عورت' کوئی بچہ یا کوئی فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے (کلام الٰہی) نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے' پھر ترجمہ سکھانا ہے' پھر (کلام الٰہی) کے معنی' پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔"

(خطبہ۔ الفضل ۱۰۔ اگست ۱۹۶۶ء ص ۳)

"موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الٰہی) سیکھنے (کلام الٰہی) کے نور سے منور ہونے' (کلام الٰہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الٰہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اس طرح (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے .... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم (کلام الٰہی) اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اسی لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہو گا اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہو گا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔"

(اقتباس از خطبہ شائع شدہ الفضل ۱۰۔ اپریل ۱۹۶۹ء)

"وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی اور جسمانی فوائد بھی۔"

(الفضل ۲۔ نومبر ۱۹۷۱ء ص ۶)

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں' ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۷ء)

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ۔ الفضل ۲۳۔ مارچ ۱۹۶۶ء ص ۴)

"اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار۔ سکولوں کے اساتذہ' کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں۔

"اچھا احمدی ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اچھا شہری بھی ہو۔ لیکن بہت سے دوست چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے لڑتے رہتے ہیں اور یہ بات ایک احمدی ہونے کی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ جب یہ جھگڑے اور لڑائیاں لمبی ہو جاتی ہیں تو جماعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ میری اس تحریک پر وقف کرنے کی توفیق دے انہیں ان باتوں کی طرف بھی توجہ دینا ہو گی۔ اور جماعت کے دوستوں کے باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہو گی۔"

(خطبہ۔ الفضل ۲۳۔ مارچ ۱۹۶۶ء)

"پھر جماعت کے کام ایسے ہیں جو ایک طرف جماعتی ترقی کا باعث بن سکتے ہیں تو دوسری طرف حکومت وقت کے ساتھ تعاون کا بھی ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ مثلاً آجکل پاکستان کی حکومت زرعی پیداوار بڑھانے کی طرف متوجہ کر رہی ہے تا ہمیں باہر سے غلہ نہ منگوانا پڑے اور ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ پس ایسے دوست جو زراعت کے ان مسائل کا علم رکھتے ہوں یا وہ ان سے واقفیت حاصل کر لیں اور پھر وہ اپنا وقت بھی وقف کریں۔ وہ جن جگہوں پر جائیں گے وہاں زمینداروں کو یہ بھی ترغیب دیں گے کہ وہ زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کریں اور انہیں بتائیں گے کہ وہ اپنی زمینوں سے زیادہ پیداوار کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح حکومت وقت کے ساتھ تعاون بھی ہو جائے گا اور جماعتی ترقی کا سامان بھی ہو جائے گا کیونکہ جتنا مال اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا کرے گا اتنا ہی زیادہ وہ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق پائے گی"۔

(خطبہ.... الفضل ۲۳۔ مارچ ۱۹۶۶ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

دانت مت نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل علاج کے لیے تشریف لائیں

فن بیت کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں۔

برانا اڈہ لاریاں چنیوٹ میں آپکے پرانے خادم

فون: ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ قدرتِ ثانیہ کے مبارک موقع پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو

مبارکباد

الفضل جیولرز

فینسی زیورات کا مرکز

صرافہ بازار سیالکوٹ

دوکان: 562316 گھر: 67068-556297

مفید اور مؤثر دوائیں

- نور کاجل: آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ -/8
- نور اُبٹن: چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، جھاسوں کو دور کرتا ہے -/15
- نور آملہ: سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے۔ -/15
- نور منجن: دانتوں اور منہ کی یومیہ صفائی کے لئے بہترین منجن -/8
- شفاء پائیوریا: مسوڑھوں کے خون اور پیپ کو دور کرتا ہے۔ ہلتے دانتوں کو مستحکم کرتا ہے -/15
- تابانی: ہربل باڈی لوشن، چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے -/15
- خورشید ہیئر آئل: مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ تیل جو بالوں کو گھنے اور دراز کرتا ہے گرنے سے روکتا اور سکری دور کرتا ہے۔ -/60

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خالص سونے چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں

چوہدری محمد عطاء اللہ زرگر

7۔ لیاقت بازار چنیوٹ

فون: 53670 گھر ۔ دوکان 397099

اسلام آباد کے خوبصورت شہر میں جائیداد کی

خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

HASHMI ASSOCIATES

(NAME OF TRUST)

ASIF PLAZA
BLUE AREA
ISLAMABAD

MEHRAN PLAZA
G-9 MARKAZ
ISLAMABAD

PHONE: 051 - 216540, 852659, 219896, 253526, 212503

احمدیہ جماعت میں معروف خسوف و کسوف ۱۹۹۴ء کے موقع پر احباب جماعت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

قائد ضلع و مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع نارووال

دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو نظر کا معائنہ مفت کروائیں۔ نظر کی عینکیں دھوپ کیلئے چشمے ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔

محمود آپٹیکل سنٹر بانو بازار سیالکوٹ

فون: دکان 87598 رہائش 66207

ہر قسم کی ڈیکوریشن ہینڈی کرافٹ دستیاب ہے

مشتاق کراکری سٹور

تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

فون: 72960 - 32971 فیکس: 92-061-520662

منیر آٹوز

ڈیلر: سوزوکی موٹر سائیکل

ہمارے ہاں سوزوکی موٹر سائیکل نئی اور اس کی مرمت تسلی بخش کی جاتی ہے۔

SALE
SERVICE
PARTS.

حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان

پروپرائیٹر: شاہد تنویر احمد

سونے، چاندی اور کندن کے نفیس زیورات کا مرکز

نیو فرحت علی جیولرز

سول کوارٹرز روڈ شیخوپورہ

پروپرائیٹر: غلام سرور طاہر آف شیخوپورہ

فون دوکان 53539 / 51245

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے

— تشریف لائیں —

شکور بھائی

چشمے والے

طارق بھائی و خالد بھائی

گولبازار ربوہ

محمود فوٹو سٹوڈیو اینڈ فوٹو سٹیٹ

بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالہ

فون: 150 (سیالکوٹ)

الفضل آٹوموبائیلز

موبل آئل۔ گریس۔ سی آئل گیئر آئل معیار اور مقدار کی ضمانت۔ بیڈفورڈ راکٹ مینسی۔ فیٹ ٹریکٹر کے سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت نرخوں پر دستیاب ہیں۔

پروپرائیٹرز
اقبال احمد، ریاض احمد، افتخار احمد

بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالہ (سیالکوٹ)

جدید ترین ✿ باسہولت

لال پمپ کلائیمیٹ عزیز پمپ

مکمل گارنٹی۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش کرتے ہیں۔

ڈیلر: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 931

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کی اہمیت

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

حضرت موسیٰؑ جب فرعون سے محو گفتگو ہیں بار بار خدا کی طرف توجہ جاتی ہے۔ خدا کے حوالے دیتے ہیں۔ خدا پر توکل کی بات کرتے ہیں۔ آپ کے وہ متبعین جنہوں نے اس مناظرے اور مقابلے کے وقت آپ کے نئے پیغام کو قبول کیا اور خدا اور حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے جب فرعون ان کو دھمکیاں دیتا ہے تو معاً ان کی توجہ بھی دعا ہی کی طرف جاتی ہے اور خدا پر بھروسہ کا ذکر کرتے ہیں۔ غرضیکہ انبیاء کی جو روئیداد (کلام الٰہی) میں جگہ جگہ پھیلی پڑی ہے اور انبیاء کے ماننے والوں کی جو باتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سب سے زیادہ اہمیت ان کے خدا پر توکل کو دی گئی اور خدا پر توکل کے نتیجے ہی میں جو دعائیں دل سے پھوٹی ہیں وہی کارگر ثابت ہوئیں اور انہی کے ذریعہ انقلاب عظیم برپا ہوا۔ پس وہ کام اور وہ بظاہر بہت ہی مشکل کام جس کی طرف میں نے جماعت کو بلایا ہے وہ آسان ہو جائے گا۔ اگر آپ بھی یہی ہتھیار استعمال کریں جو بارہا آزمائے جاچکے ہیں۔ یہ ایسا نسخہ نہیں جو نیا ہو اور انوکھا ہو اور پتہ نہیں کہ اس کے کیا نتائج مترتب ہوں گے بلکہ ایسا نسخہ ہے کہ جو ازل سے آج تک جب بھی استعمال ہوا ہمیشہ کارگر ثابت ہوا۔ پس جب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے اور یہ جدوجہد بھی کرنی چاہئے اور خدا کے در سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ایک کروڑ احمدی اور بنالیں' ایک کروڑ ایسی روحیں خدا کی راہ میں اس کے قدموں میں ڈال دیں جو اس سے پہلے خدا سے برگشتہ تھیں یا خدا کے لئے اجنبی تھیں تو یہ اتنا بڑا کام نہیں جتنا بظاہر دکھائی دیتا ہے کیونکہ دعاؤں کے نتیجہ میں بہت بڑے بڑے کام آسان ہو جایا کرتے ہیں۔ پہاڑ ٹل سکتے ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا کہ اگر تم میں رائی برابر بھی ایمان ہو گا اور تم پہاڑوں کو اپنی طرف بلاؤ گے تو وہ تمہاری طرف آجائیں گے۔ اس سے ظاہری پہاڑ مراد نہیں ہیں بلکہ وہ سرکش قومیں ہیں جو خدا کا پیغام سننے کے لئے تیار نہیں۔ ان کو ایمان اور دعا کی دولت سے بلایا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ وہ سب سے اہم ذریعہ (دعوت الی اللہ) ہے جس کی طرف جماعت کو جس سنجیدگی سے توجہ کرنی چاہئے اس سنجیدگی سے توجہ نہیں کر رہی۔ میں اس لئے یہ بات یقین سے کہہ رہا ہوں کہ اگر اس سنجیدگی سے توجہ کی جاتی تو وہ نتیجہ ضرور نکلتا تھا جو پہلے نکلتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ قانون قدرت نے دیکھیں آپ کو یہ سکھایا کہ محنت کر کے زمین تیار کرو اور اس میں بیج ڈالو تو وہ بیج ضرور سرسبز کھیتیوں کی شکل میں پھوٹے گا اور جتنا ڈالا ہے اس سے بہت زیادہ تمہیں واپس کرے گا۔ یہ ایک قانون قدرت ہے جو سوائے استثنائی ابتلاؤں کے ہمیشہ کارگر رہا ہے اور کبھی بھی یہ نسخہ ناکام نہیں ہوا۔ پس کیسے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ روحانی دنیا میں ایک دستور جاری فرمائے' ایک قانون بنائے اور وہ لوگ جو اس دستور پر' اس قانون پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر عمل کرنے والے ہوں ان سے اس قانون کی منفعتیں چھین لے اور ان کو اس کے نفع سے محروم کر دے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا اور کبھی ہوا نہیں۔ ساری تاریخ انبیاء ساری تاریخ مذاہب ہمیں بتا رہی ہے کہ دعا ہمیشہ کارگر ثابت ہوئی ہے اور دعا کے نتیجہ میں سعید روحوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کھنچے ہوئے دوڑتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہونے کی توفیق ملتی رہی ہے۔

پس دعا پر سنجیدگی سے توجہ نہیں دی جا رہی۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہم (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں لیکن نتیجہ نہیں نکل رہا۔ دعا کرتے ہیں لیکن نتیجہ نہیں نکلتا۔ بعض دفعہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنی دعا میں بھی مخلص ہیں لیکن دعا کے علاوہ (دعوت الی اللہ) کے مضمون میں صبر کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے بعض دفعہ بعض عمل جلدی پھل لاتے ہیں۔ بعض ذرا دیر میں پھل لاتے ہیں۔ مختلف قسم کی زمینیں ہیں جن پر کام ہوا کرتے ہیں۔ مختلف قسم کے بیج ہیں جو بوئے جاتے ہیں۔ بعض بیج ہیں جو آج بوؤ تو کل ان سے ہریالی نکل آتی ہے۔ مثلاً مکئی کے دانے مجھے یاد ہے بچپن میں ہم خاص طور پر اس لئے بویا کرتے تھے کہ بہت جلدی ان سے روئیدگی پھوٹتی ہے اور بہت جلدی جلدی مکئی کا سرسبز و شاداب پودا آنکھوں کے سامنے بڑھتا ہے لیکن بعض بیج ایسے ہیں جو بہت لمبا وقت لیتے ہیں۔ زمینوں کے ساتھ بھی اس مضمون کا تعلق ہے۔ بعض زمینیں دیر سے بیجوں میں اثر پیدا کرتی ہیں اور ان کو پھوٹنے کے لئے اجازت دیتی ہیں۔ بعض زمینیں جلدی اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ جب میں سری لنکا سیلون بوٹینیکل گارڈن دیکھنے گیا تو وہاں مجھے ایک درخت دیکھ کر تعجب ہوا جس کے متعلق پتہ لگا کہ ہزاروں سال پرانا ہے اور اس کا پھل میچور (Mature) ہونے یا بالغ میں بہت سے سال لگتے ہیں۔ دس پندرہ سال تک وہ پھل آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ اس پر مجھے اب بعینہٖ یقین سے تو یاد نہیں مگر ۶۰ سال یا اس سے زیادہ مدت اس نے بتائی کہ اس عرصہ میں اس کا بیج پھوٹ کر پودا مناسب قد کو پہنچا ہے یعنی جوان ابھی نہیں ہوا ہوتا لیکن باقاعدہ ایک پودے کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے۔ اس عمل کے لئے ۶۰ سال درکار ہیں تو اگر کوئی بے صبرا دعا کرنے والا اس بیج پر دعا کرتا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے پہلے مرجاتا کہ وہ پودا بڑا کر ہو کر پھل لانے کے قابل ہوتا کیونکہ ۶۰ سال کے بعد اس کی بلوغت کا دور شروع ہوتا ہے اور پھر ایک لمبا عرصہ اس کو پھل لانے میں لگتا ہے تو اللہ کے قوانین جاری وساری ہیں اور ضرور عمل دکھاتے ہیں۔ لیکن یہ قوانین جن حالات پر صادر ہوتے ہیں وہ حالات بھی تو بدلتے رہتے ہیں۔ ان کی کیفیات مختلف ہیں۔ کچھ حالات خدا کے ایک قانون کے تابع ہیں کچھ دوسرے قانون کے تابع ہیں پس ایسے لوگ جو بے صبری دکھاتے ہیں وہ بعض دفعہ اپنی ذات پر یا خدا کی ذات پر بدظنی شروع کر دیتے ہیں کہ یا ہماری دعاؤں میں کوئی اثر ہی نہیں یا خدا استنا نہیں۔ ان کو بعد میں شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

پس اپنی کیفیت کو درست کریں۔ اللہ کی ذات پر کامل توکل رکھیں۔ دعا اس طرح کریں جیسا کہ دعا کرنے کا حق ہے اور صبر کو اختیار کریں اور اپنی طرف سے سب کچھ خدا کے حضور حاضر کر دیں۔ پھر یاد رکھیں کہ پھل پھول لانا اس کا کام ہے۔ میاں محمد لکھو کی والوں کا یا مجھے یاد نہیں رہا کہ کن کا وہ پنجابی کا شعر ہے۔ ہے بہرحال کسی صوفی بزرگ کا۔ کہ مالی کا کام تو یہ ہے کہ وہ محنت کرے۔ درخت لگائے اور پھر بھر بھر مشکیں ڈالے آگے مالک کا کام ہے پھل پھول لائے نہ لائے۔ یہ اس کا کام ہے۔ یہ مالی کے اختیار کی بات نہیں۔ اس کے سپرد جو کام ہے وہ بہرحال کرے اور پھر باقی معاملہ خدا کے سپرد کرے۔ یہ (دعوت الی اللہ) کا وہ مضمون ہے جو دعا سے اور صبر سے تعلق رکھتا ہے۔

اس ضمن میں میں ایک اور بات واضح کرنی چاہتا ہوں کہ خدا کے سپرد کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ذمہ داری خدا پر پھینک دے اور جب یہ سوال پیدا ہو کہ تمہاری کوششوں کو پھل نہیں لگ رہے تو آدمی بڑی بیزاری سے یا بے تعلقی سے یہ کہہ دے کہ جی! میں نے جو کرنا تھا کر لیا آگے اللہ کی مرضی۔ یہی بات کہ اللہ کی مرضی اور اللہ کا اختیار ایک صوفیانہ جذبہ عشق کے ساتھ بھی بیان کی جاتی ہے اور ایک نہایت گستاخانہ بیہودہ طریق پر بھی بیان کی جاتی ہے۔ بات ایک ہی ہوتی ہے مگر اس کے نتائج بالکل مختلف نکلتے ہیں۔ وہ لوگ جو خدا کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی محبت میں پگھل کر یہ کہتے ہیں کہ وہ مالک ہے جب چاہے گا دے گا اور ہم اس کی رضا پر ہر حال میں راضی ہیں یہاں تک کہ وہ نہ بھی دے گا تب بھی راضی ہیں۔ اس بات میں ایک غیر معمولی جذب پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے بعض عظیم الشان کام دکھاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض دعائیں اس اظہار کے نتیجہ میں مقبول ہو جاتی ہیں حالانکہ انسان کے دل کی کیفیت تو وہی رہتی ہے جو ہمیشہ سے ہے لیکن بعض دفعہ انسان ایک دُکھے ہوئے دل کے ساتھ انتظار کرتے ہوئے کہ میری دعائیں قبول ہونگی' ہونگی' ہونگی آخر یہ سوچتا ہے کہ کیوں نہیں ہوئیں۔ اس وقت دل بڑی پختگی کے ساتھ اس سارے مضمون پر غور کرتا ہے اور آخری نتیجہ یہ نکالتا ہے کہ میں راضی ہوں۔ میرے اندر کوئی فتور نہیں ہے اور خدا کے حضور اپنے دل کی کیفیت اس طرح پیش کر دیتا ہے کہ اس وقت یہ بات دعا بن جاتی ہے اور عظیم الشان جذب کی طاقت رکھتی ہے یعنی اللہ کی رحمت کو جذب کرنے کی طاقت رکھتی ہے لیکن ایک بدتمیز آدمی جس کو کہا جائے کہ جی آپ کے سپرد یہ کام کیا تھا یا آپ نے ابھی کام کیا نہیں تو وہ کہے کہ جی میں نے جو کرنا تھا کر دیا۔ آگے میرا کام نہیں نتیجہ نکالنا' یہ اللہ کا کام ہے۔ اس بات میں بڑی سخت بدتمیزی اور گستاخی پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ سمجھتا ہے کہ میں نے تو پورا کامل کام کیا۔ اس میں کوئی نقص نہیں چھوڑا اور نہیں نکلتا تو خدا ذمہ دار ہے۔ میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ یہ بالکل اور مضمون ہے۔ اس مضمون سے ایسا بھاگیں جیسا کوڑھی سے بعض لوگ بھاگتے ہیں کیونکہ یہ انسان کو ہلاک کرنے والا مضمون ہے اس لئے صاحب ایمان جہاں توکل رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ میری دعا کو ضرور پھل لگے گا وہاں پھل میں دیر ہونے کی صورت میں اپنے عیوب تلاش کرتا ہے' اپنی کمزوریوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور ہمیشہ یہی سمجھتا ہے کہ دعا کو تو ضرور پھل لگنا چاہئے۔ اللہ کی رحمت اگر دیر سے آرہی ہے یا نہیں آرہی تو یہ تو شک والا معاملہ ہی نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی سچی محنتوں کو قبول کرتا ہے۔ آج نہیں تو کل اس کی رحمت ضرور نازل ہوگی لیکن یہ خطرہ بھی تو ہے کہ میرے کام میں نقص رہ گیا ہو' میری نیتوں میں فتور ہو گیا ہو۔ میں نے اس بھونڈے انداز سے کام کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ قابل قبول ہی نہ ہو۔ اس پہلو سے جب انسان اپنے نفس کا جائزہ لیتا ہے تو حکمت کا ایک دوسرا باب کھل جاتا ہے اور حکمت ایک نئے مضمون کے ساتھ انسان پر روشن ہوتی ہے۔ پھر انسان اپنی (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ دیکھتا ہے کہ کس حد تک میں نے صحیح کام کیا۔ کس حد تک مجھ میں نقائص ہیں۔ کہیں میرے اعمال کی کمزوری تو نہیں جو لوگوں کو مجھ سے دور بھگاتی ہے۔ کہیں میرے طرز بیان میں تو نقص نہیں کہ لوگوں کے دل میری طرف مائل ہونے کی بجائے وہ مجھ سے متنفر ہو جاتے ہیں کہیں میں بے محل باتیں تو نہیں کرتا کہ جس کے نتیجہ میں عام حالات میں کوئی بات سنتا بھی تو میری بے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موقعہ اور بے محل باتوں کے نتیجہ میں مجھ سے، بدکتا اور دور بھاگتا ہے۔ کہیں میں ایسی بات تو نہیں کرتا جس میں صرف مجھے دلچسپی ہے اور دوسرے کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کیا میں ایسی باتوں کی تلاش میں رہتا ہوں، ایسے مواقع کی تلاش میں رہتا ہوں کہ جب ایک شخص کا دل کسی خاص مضمون کی طرف مائل ہوتا ہو اور میں خدا تعالیٰ کی دعوت کے مضمون کو اس کے ساتھ چل کر، اسی رو میں بہہ کر اس کے (سامنے پیش) کروں یا ان باتوں سے میں غافل ہوں تو حکمت کے بہت سے موتی اس کو تلاش کے دوران ملیں گے اگر وہ غوطہ لگانے کی استطاعت رکھتا ہو، اگر اسے پتہ ہو کہ اپنے نفس کو ٹٹولنے کے لئے کیسی غوطہ خوری کرنی پڑتی ہے۔ کس طرح محنت کے ساتھ اپنے نقائص کو تلاش کرنا پڑتا ہے تو بات وہی حکمت ہی کی ہے کہ حکمت کا اول اور آخر دعا ہے مگر دعا کے بعد اپنے نفس کی نگرانی اور محاسبہ یہ حکمت کا دوسرا تقاضا ہے اور سچے توکل اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا ایک طبعی تقاضا ہے۔ پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ بہت سے احمدی اس معاملہ میں بھی غافل ہیں اور انہوں نے کبھی نہ دعا پر اس رنگ میں توجہ دی جیسے دی جانی چاہئے، نہ حکمت کے دوسرے تقاضے کو پورا کیا اور اگر قبول نہیں ہوتی تو خدا پر الزام دھرنے کی بجائے اپنے نفس کا محاسبہ کیا ہو۔

پس وہ سب لوگ جو سمجھتے ہیں کہ وہ تو پیغام پہنچا رہے ہیں نتیجہ نہیں نکل رہا ان کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ان سب باتوں پر غور کیا کریں اور ہر چیز کا اپنے مقام پر حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ دعا کا حق ادا کرنے کا ایک طریق تو یہ ہے کہ کامل توکل ہو اور یقین ہو کہ خدا دعاؤں کو سنتا ہے۔ دوسرا حق ادا کرنا یہ ہے کہ اپنا دل اس دعا میں اٹک جائے اور دعا قبول نہ ہو تو مایوسی نہ ہو مگر دکھ ضرور ہو۔ بعض دکھ رضا کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ ایک شخص اپنے محبوب سے کوئی استدعا کرتا ہے۔ اس سے کچھ چاہتا ہے اور وہ اسے نہیں دیتا تو وہ اس پر راضی ضرور ہوگا ناراض نہیں ہوگا لیکن محرومی کا دکھ پھر بھی اپنی جگہ رہتا ہے۔ پس دعا کے ساتھ دکھ کا مضمون شامل ہے اور اس کے ساتھ صبر کا تعلق ہے۔ پس (کلام الٰہی) نے جہاں دعوت الی اللہ کے لئے دعا کا مضمون سکھایا موعظہ حسنہ کا مضمون سکھایا وہاں صبر کا مضمون بھی ہمیشہ ساتھ بیان فرمایا تو دعا کے ساتھ تبھی صبر ہو سکتا ہے جب دکھ پہنچے ورنہ دکھ کے بغیر صبر کے معنی ہی کوئی نہیں۔ کون انسان خوشی پر صبر کرتا ہے۔ کون انسان بے اعتنائی پر جب پرواہ ہی کچھ نہ ہو اس پر صبر کرتا ہے اور آپ نے کسی سے کوئی چیز مانگی اس نے نہیں دی۔ آپ نے کہا جاؤ جہنم میں مجھے پرواہ ہی کوئی نہیں تو صبر کا یہاں کون سا مضمون ہے۔ صبر کا مضمون تو وہاں شروع ہوتا ہے جہاں دکھ شروع ہو، جہاں تکلیف ہو تو (کلام الٰہی) کی ان آیات نے ہمیں یہ طریق سمجھایا کہ جب دعا کرو تو پھر تمہیں دکھوں کے رستے سے گزرنا ہوگا۔ دعا بھی دکھ کے ساتھ کرنی ہوگی اور صبر کے ساتھ کرنی ہوگی اور دعا کے نتیجہ میں اگر تمہاری تمنا کے مطابق پھل نہ لگیں یا جیسی تمہیں توقع ہے ویسی عطا نہ ہو تو اس وقت تمہیں صبر کے ساتھ اس صورتحال کو برداشت کرنا ہوگا اور صبر کے نتیجہ میں خدا پر الزام لگانے کی بجائے اپنی تدابیر کا تنقیدی نظر سے جائزہ لینا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ تمہاری طرف سے کوششوں میں کیا کمی رہ گئی ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۸۔ نومبر ۱۹۹۱ء)

اب میں اس مضمون کی طرف لوٹتا ہوں جو میں نے گزشتہ جمعہ میں شروع کیا تھا یعنی دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں حکمت عملی کو اختیار کرنا کیونکہ (کلام الٰہی) نے ہمیشہ دعوت الی اللہ کے مضمون کے ساتھ حکمت پر زور دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ صبر پر زور دیا ہے۔ میں نے گزشتہ خطبہ میں یہ عرض کیا تھا کہ میں آئندہ (اللہ نے چاہا تو) عہدیداران، منتظمین اور امراء کو مخاطب کرتے ہوئے ان کو سمجھانے کی کوشش کروں گا کہ (کلام الٰہی) کی تعلیم کی رو سے ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ پس دعا کے بعد جو سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور حکمت کا خلاصہ اور حکمت کی روح ہے کہ دعا کے ذریعہ کام شروع کیا جائے۔ تمام امراء اور عہدیداران جن کا اس دعوت الی اللہ کے کام سے تعلق ہے ان کو میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کیا کریں اپنے لئے بھی اور اپنے تابع دوسرے خدمت دین کرنے والوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حکمت کے اعلیٰ گوہر عطا فرمائے اور (کلام الٰہی) ایک (صاحب ایمان) سے جیسی حکمت کا تقاضا کرتا ہے ویسی حکمت اپنے فضل سے خود آپ کو عطا فرمائے اور آپ کی دعوت الی اللہ کارگر ہو، ثمردار ہو اور محض ایک کوشش نہ ہو بلکہ ایک نتیجہ خیز کوشش ہو، اس سلسلہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے مختلف معانی ہیں۔ بہت ہی عارفانہ کلام ہے۔ لیکن ایک معنی یہ بھی تو ہے کہ جو درخت پھل نہ دے وہ بنجر ہی کہلائے گا خواہ آپ اس کی کیسی ہی خدمت کریں۔ کیسی اس کی آبیاری کریں۔ دیکھنے میں وہ سرسبز و شاداب ہی کیوں نہ دکھائی دے لیکن اگر پھل سے عاری ہے تو وہ درخت کاٹے جانے کے لائق ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ پس اپنے دعوت الی اللہ کے کاموں کو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ پھلوں سے جانچیں اور پھلوں سے جانچنے کے لئے ایک تو پھلوں کی مقدار، تعداد دیکھنی ضروری ہے۔ اگر کوششیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ خرچ بڑھ رہے ہیں۔ آپ محنت کر رہے ہیں۔ ساری جماعت بظاہر مستعد دکھائی دیتی ہے۔ فائلوں کے منہ بھرے ہوئے ہیں۔ رپورٹوں میں صفحات کے صفحات (دعوت الی اللہ کی) کارروائیوں پر مشتمل ہیں لیکن جب نتیجہ تک پہنچتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہی گنتی کے چند آدمی جو پہلے تھے ویسے ہی اس سال بھی ہیں۔ ویسے ہی اس سے پہلے تھے تو درخت کو پھل سے پہچاننے کی کیوں کوشش نہیں کرتے۔ پس سب سے پہلا کام عہدیداران کا یہ ہے کہ اپنا اور اپنے کاموں کا اور طریق کار کا محاسبہ کریں اور بڑی گہری اور تفصیلی نظر سے دیکھیں کہ وہ اب تک کیا کیا ذرائع استعمال کر چکے ہیں اور کب سے وہ ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ اور ان ذرائع کے نتیجہ میں کہیں کوئی پھل بھی لگا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو ضروری نہیں کہ وہ ذرائع بیکار سمجھے جائیں بلکہ استعمال کرنے والوں پر بھی نظر کرنی پڑے گی اور بھی بہت سے ایسے اسباب ہیں جن کا ذرائع کے استعمال سے تعلق ہے اور ہر سطح پر یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ جو ان ذرائع کو استعمال کر رہا ہے وہ ذاتی طور پر خود کیسا ہے۔ وہ دعاگو ہے بھی کہ نہیں اور اس کی ذاتی توجہ پورے اخلاص کے ساتھ اور انہماک کے ساتھ ان کاموں کی طرف ہے بھی کہ نہیں۔ پس ذرائع کی چھان بین، ان کی جانچ پڑتال، ذرائع کو استعمال کرنے والوں کے حالات اور ان کی جانب پڑتال۔ پھر ان کی اپنی صلاحیتوں کا جائزہ اور یہ دیکھنا کہ ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق ہتھیار استعمال کر رہا ہے کہ نہیں۔ یہ ایک اتنا وسیع مضمون ہے کہ اسی پر اگر عہدیداران توجہ دیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ ایک دو دن کی بات نہیں ہے۔ مسلسل توجہ اور محنت کا تقاضا کرنے والا معاملہ ہے لیکن اس معاملہ میں کچھ باتیں مزید وضاحت سے رکھنی چاہتا ہوں کیونکہ اس قسم کی نصیحتیں میں بارہا کر چکا ہوں اور وہ کیسٹس بھی سب جماعتوں میں پہنچائی گئیں۔ لیکن چونکہ اکثر ممالک پر اثر نہیں پڑا اس لئے میرا بھی تو یہ کام ہے کہ میں محاسبہ کروں اور دیکھوں کہ میرے اختیار کردہ ذرائع میں کیا نقص رہ گئے تھے اور دوبارہ میں پیش کروں تو کیا نئی بات کر کے پیش کروں کہ وہ باتیں جو پہلے پھل نہ لا سکی تھیں اب پھل لے آئیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت کی زمین بحیثیت مجموعی زرخیز ہے اور گزشتہ چند سالوں میں جماعت نے مجموعی حیثیت سے (دعوت الی اللہ) میں جو نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ اس بات پر تو گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ نصیحتیں سب بیکار نہیں گئیں اور محنت ضائع نہیں گئی بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کی کوششوں کو پھل ضرور لگایا ہے لیکن کتنی زمینیں ایسی ہیں جنہوں نے بیج کو بڑھا کر واپس کیا ہے۔ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے مجموعی طور پر اضافہ تو ہوا ہے۔ اور غیر معمولی اضافہ ہوا ہے لیکن ہر جگہ نہیں ہوا۔ بہت سے ایسے علاقے ہیں جو مثلاً ترقی یافتہ ہیں۔ یورپ اور امریکہ اور اسی طرح کے ترقی یافتہ ممالک جاپان ہے اور ان ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ کے درمیان کے ممالک جو کچھ تیسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں، کچھ دوسری دنیا سے، کچھ پہلی دنیا سے یعنی ان کے مختلف طبقات مختلف زمانوں میں بس رہے ہیں ان کے حالات کا بھی آپ جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ اکثر ممالک میں ابھی تک ان ذرائع کے نتیجہ میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی لیکن جہاں ہوئی ہے ان کا میں نے جائزہ لیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ جہاں اخلاص اور محنت کے ساتھ امیر اور اس کے ساتھ شامل ٹیم نے واقعۃً پوری لگن سے کام کیا ہے وہاں یہ بیان کردہ ذرائع کارگر ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے ذرائع کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے بار بار ان کو یاد کرانے کی ضرورت ہے اور بار بار مختلف ذرائع استعمال کرنے کے طریق سمجھانے کی ضرورت ہے۔ ان خامیوں پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے جن کے نتیجہ میں بعض دفعہ محنتیں بیکار چلی جاتی ہیں اور درخت ثمردار نہیں ہوتے۔ یہ جو نشوونما کا مضمون ہے یہ ساری کائنات کی ترقی کا خلاصہ ہے اور کائنات پر غور کرنے سے خواہ وہ زندگی کے وجود سے پہلے کی کائنات ہو زندگی کے وجود کے بعد کی کائنات ہو، انسان کو بہت سے حکمتوں کے موتی ملتے ہیں اور انسان کو اپنی روحانی انفرادی اور جماعتی ترقی کے لئے بہت سے گُر ہاتھ آتے ہیں۔ پس ان سب مضامین پر غور کے نتیجہ میں جو باتیں اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتا رہتا ہے مختلف مواقع پر میں انہیں بیان کرتا رہا ہوں اور بلاشبہ بیسیوں گھنٹے کی وہ نصیحتیں ہیں جو مختلف کیسٹس میں یا ویڈیوز وغیرہ میں موجود ہیں۔ لیکن دبتی چلی جا رہی ہیں۔ وہ باتیں کہی جاتی ہیں لیکن جماعت کی بھاری اکثریت کے سامنے وہ نہیں آتیں اور ان کے اندر جو نشوونما کی صلاحیتیں ہیں انہیں تحریک نہیں ملتی۔ اسی لئے میں یہ زور دیتا رہا ہوں کہ جو عہدیداران ہیں وہ صرف اس بات پر اکتفا نہ کریں کہ میری باتیں سمجھ کر آگے دوستوں تک پہنچائیں بلکہ یہ کوشش کریں کہ ان دبے ہوئے مضامین کو نکالیں اور حتی المقدور کوشش کریں کہ وہ احمدی احباب جو دعوت الی اللہ کا جذبہ رکھتے ہیں ان کو یہ چیزیں سنائی جائیں۔ مجلس عاملہ کے ممبران بھی سنیں اور بار بار سنیں کیونکہ سننے کے نتیجہ میں کچھ تو ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئے طریق کار معلوم ہوں گے۔ اور کچھ ان کے اندر خود تحریک پیدا ہوگی۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۹۱ء)

فیشن کی دنیا میں ایک ہی نام
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی کاٹ نہیں ہوگی
پروپرائیٹرز کلیم احمد بشیر
حفیظ احمد چاند
ولد میاں بشیر احمد زرگر
فون: دوکان: 211806
گھر: 211883

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے صحت اچھی

دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں
درد دانت کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار

دانت بغیر تار کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون: 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا، ماسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ۔ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

بھائی بھائی ٹریڈرز نزد ایوانِ محمود ربوہ

ڈش انٹینا ڈش انٹینا

بفضل خدا تعالیٰ

ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔

- ہماری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا (گارنٹی شدہ)
- بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
- امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
- اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
- قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انٹینا لگوائیے

ہمارا معیار ☆ ہماری مقبولیت

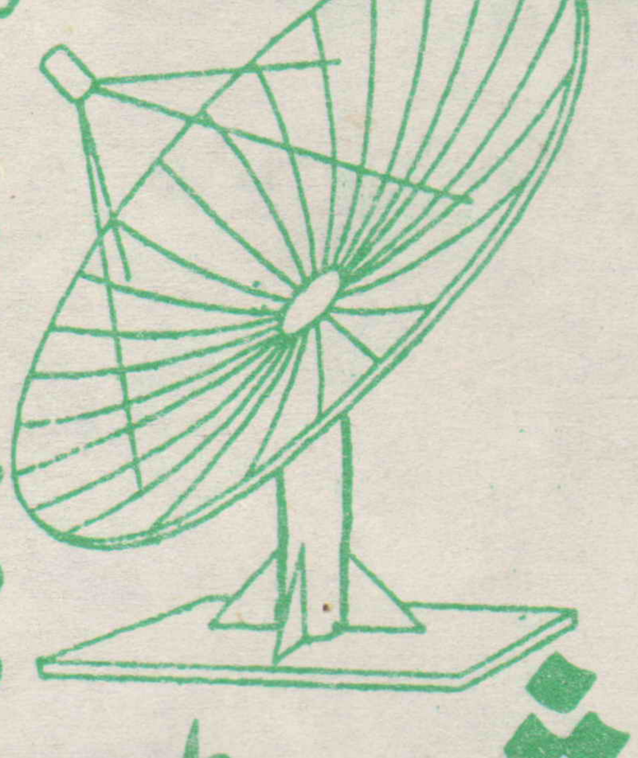

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

بشارت احمد خان

فون: 211274 فون رہائش: 212487

فون: 211361

رشید الیکٹرک سٹور

ریلوے روڈ ربوہ

ڈیلر: پاک فین بے آواز۔ بے مثال۔ گارنٹی شدہ کراؤن سٹار فین عمدہ پائیدار۔ سامان وائرنگ ٹیوب لائٹ دستیاب ہے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

فون: دوکان: 649 گھر: 212300

JAM JELLY MARMALADE

the most delicious form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED

Lahore - Karachi

adcom

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق

مطب حمید

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون: 254634

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز

بہتر تشخیص ☆ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد

فون: 34134

COLIC REMEDY

پیٹ، گردہ اور ایام کے درد کیلئے بفضل خدا نہایت مفید

SLEEPLESSNESS TAB

نیند اور اعصابی تھکاوٹ کیلئے بے حد مفید

اب ربوہ کے میڈیکل سٹورز سے بھی دستیاب ہے

تیار کردہ: بھٹی ہومیو کلینک

رحمت بازار صبح ۱۰ تا 1 بجے
شام 5½ تا 9 بجے

دارالیمن وسطی صبح 8 تا 10 بجے

فون رہائش ۲۱۱۱۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE NAME IN THE GAME

Leabros

Spezialist Fur

ISMAIAL ABAD PAKKA GHARNA
SIALKOT - 3
PAKISTAN

- **FUB balle**
- **Hand balle**
- **Sport - Handschuhe**
- **Gewich thebergurte**
- **Sports Wear**
- **Balle - Reparatvrwerkstatt**
- **Alle Artikel aus eigener Herstellung**

Tech. know-how und
Qualitat entscheidet!

APPROVED BY

FIFA ©

Telle Phone No. 0092 - 432 - 550314
0092 - 432 - 550323
Fax No. 0092 - 432 - 552239

THE CHIAMPION OF EUROPE

Leabros

Sportartikel

SPOHR STR = 5
60318 FRANKFURT / M
GERMANY

TEL: 069 - 5972731
FAX: 069 - 591535

Leabros

Sportartikel

MARIA BIRNBANM STR = 15
80686 MUNCHEN - 21
GERMANY

TEL: 089 - 574394
FAX: 089 - 5706961

Leabros